ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور (پاکستان)

نگران اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

اسلامی نظام کے نفاذ کا کریڈٹ!

کسے جاتا ہے؟

موجودہ بحران کا حل انتخابات ہیں؟

- حُسن نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
- وفاقی وزیر بلدیات کا دورہ لاہور
- اسلام میں حقوق کی اہمیت
- زوال دوال
- اللہ والوں کی دنیا
- شیخ الہندؒ کی سوانح عمری سے اقتباسات
- شہر شہر سے
- دارالعوام اور مسائل
- طلباء کی سرگرمیاں

۹ مارچ تا ۱۵ مارچ ۷۹ء شمارہ ۱۰ قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

مقام رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

زباں پہ جس کی رہے صبح و شام نام رسولؐ
یہ حق اسی کا ہے کہلائے وہ غلامِ رسولؐ

صباحتوں کی گذرگاہ میری آنکھیں ہیں
دل و شعور میرے وقفِ احترام رسولؐ

اگرچہ ہم سرِ فہرست ہیں گناہوں میں
سنوار دیتا ہے تقدیر پھر بھی نام رسولؐ

خدا نے اس کا ہمیشہ ہی سر بلند کیا
وہ جس کے سینے میں محفوظ ہے کلام رسولؐ

وہیں وہیں پہ اُجالوں کا بول بالا ہے
جہاں جہاں بھی ہوا ہے کبھی قیام رسولؐ

بلا کے عرش پہ محبوب کو شبِ معراج
بتا دیا ہے خدا نے ہمیں مقام رسولؐ

حیات اس کی ہے شفاف آئینے کی طرح
قبول دل سے کیا جس نے بھی پیام رسولؐ

یہ تجربہ ہے کہ آسان ہو گئی منزل
سفر کی ابتدا جب بھی ہوئی بنام رسولؐ

سحا نکھار پائیں نہ روحوں کی عظمتیں راہی
جو کائنات پہ ہوتا نہ فیضِ عامِ رسولؐ

اقبال احمد راہی

قوم کے حال پر رحم کیجیے!!

پاکستان کی خالق جماعت مسلم لیگ گذشتہ چند ماہ سے جس اکھاڑ پچھاڑ، کھچم بیزار افتراق و انتشار اور افراتفری کا شکار ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے پچھلے دنوں خبریں آرہی تھیں کہ مسلم لیگ متحد ہو جائے گی اس سلسلے میں کچھ پیش رفت ہوئی مگر افسوس کہ ابھی تک ایسی کسی بات کا امکان پیدا ہوتا دکھائی نہیں دیا جس سے اندازہ کیا جا سکے کہ واقعی مسلم لیگی نیتاً ایک دوسرے کے قریب آنے کی خلوص دل سے کوشش کر رہے ہیں۔

ابھی تک جو کچھ سامنے آرہا ہے وہ تو یہی ہے کہ دونوں مسلم لیگوں کے مقتدر راہنما ایک دوسرے کے خلاف بڑھ چڑھ کر بیانات دے رہے ہیں اور باہم دیگر الزام تراشی کا چکر چلا رہے ہیں۔ ان رہنماؤں کی اس بیان بازی اور باہم الزام تراشی کا جو کچھ اثر ملک و قوم پر مرتب ہو رہا ہے اس سے ان رہنمایان ملک و ملت کو کچھ خبر نہیں۔

ان رہنماؤں کی اس روش سے عوام ذہنی کرب میں مبتلا ہیں اور وہ سیاسیات کو مفاد پرستی اور اپنی اپنی دکان چمکانے کی علامت گرداننے لگے ہیں۔ اور وہ اس دلدل ہی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی فکر میں ہیں مسلم لیگ کے اختلافات اور انتشار کی وجہ سے قومی اتحاد کی پوزیشن پر اس انتشار کا جو اثر پڑ رہا ہے وہ بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

قومی اتحاد کے رہنماؤں نے آگے بڑھ کر صلح صفائی کرانی چاہی لیکن مسلم لیگ کے بعض رہنماؤں نے اسے مداخلت بیجا تصور کرتے ہوئے قومی اتحاد کا ہاتھ جھٹک دیا۔ حکومت نے تصفیہ کرانا چاہا وہ بھی بیل منڈھے نہ چڑھی۔ صدر مملکت جنرل ضیاء الحق نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے دوبارہ سلسلہ جنبانی کیا مگر بات نہ بنی۔

مسلم لیگ کے ایک گروپ کی طرف سے یہ قابل عمل تجویز سامنے آئی کہ تینوں مسلم لیگوں کے صدر مستعفی ہو جائیں اور ۱۹۷۵ء کے کونسلروں کی بنیاد پر دوبارہ انتخاب کرا لیا جائے اس کے جواب میں دوسرے گروپ نے اس تجویز کو مسترد کرتے ہوئے صرف ۱۹۷۵ء کے کونسلروں کا اجلاس بلانے پر اتفاق کیا اس اجلاس کے بارے میں جو کچھ چٹھہ گروپ کی طرف سے کہا جا رہا ہے وہ اخبارات میں آچکا ہے۔ چٹھہ گروپ سرے سے اس اجلاس کو آئینی اجلاس ہی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں۔ بلکہ ملک محمد قاسم جنرل سیکرٹری چٹھہ گروپ نے تو صوبائی اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ پگاڑا گروپ کے اجلاس میں صرف پچاس یا پچپن کونسلر شرکت کریں گے جن کی کوئی حیثیت ہے نہ اہمیت۔

باقی صفحہ ۶ پر

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۱۰

جمعۃ المبارک ۹ مارچ ۱۹۷۹ء ربیع الثانی ۹۹ھ

بدل اشتراک

سالانہ ۶۵/- روپے

ششماہی ۳۳/- روپے

سہ ماہی ۱۷/- روپے

فی پرچہ

ایک روپیہ پچاس پیسے

رابطہ کیلئے: ہفت روزہ ترجمان اسلام، رنگ محل لاہور ۸

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

مولانا محمد اسحٰق خوستی کی طرف سے بلوچستان ہائیکورٹ کی شریعت بنچ میں پہلی درخواست

کالعدم نیپ کے کنونشن کی مکمل رپورٹ

بلوچستان ہائیکوٹ کی شریعت بنچ میں "جمعیت علمائے اسلام" پاکستان قومی انحاد ضلع ژوب کے صدر مولانا محمد اسحاق خوستی نے "فرنٹیر ریگولیشن" (ایف سی آر) کے خلاف درخواست دائر کردی۔ اور جس کو ضابطہ سماعت کے لیے بھی منظور کر لیا گیا مولانا محمد اسحاق خوستی نے اپنی درخواست میں "فرنٹیر کرائمز ریگولیشن" مجریہ ۱۹۰۱ء کو چیلنج کرتے ہوئے کہا ہے کہ انگریز بلوچستان میں قدم رکھنے کے بعد بلوچستان کے غیور مسلمانوں کو کسی طریقہ سے اپنا مطیع بنانے کے لیے بے چین رہا ہے اور عوام کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لیے مختلف قوانین کا سہارا لیا ہے۔ جس کی ایک مثال بلوچستان کے قبائل میں رائج فرنٹیر کرائمز ریگولیشن ہے جس کے تحت انگریز کے زر خرید سردار ایک جرگہ تشکیل دیتے اور قبائلی عوام کو انصاف مہیا کرنے کا جھانسہ دے کر اپنی بالا دستی سے عوام کو ہر دم مرعوب کرتے رہتے ہیں۔ جرگہ میں مقدمہ کا فیصلہ جرگہ ممبران اپنی صوابدید پر کرتے ہیں۔ مقدمہ میں پیش کئے جانے والے گواہوں کو وہ اپنی ذاتی کسوٹی پر پرکھتے ہیں اور گواہوں کی کو قبول کرنے کا فیصلہ بھی اپنی صوابدید پر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جرگہ میں پیش کئے جانے والے مقدمات خصوصاً زنا، ایسے مقدمات کی سماعت میں جرگہ جو رول ادا کرتا ہے وہ سراسر اسلامی نظریات کے خلاف ہے۔ اسلامی قانونِ شہادت کی دھجیاں جرگہ میں ہی اڑائی جاتی ہیں۔ مولانا محمد اسحاق خوستی نے "فرنٹیر کرائمز ریگولیشن" کے خلاف اپنی درخواست میں ایف سی آر کی دیگر قباحتیں بھی بیان کی ہیں۔ بہر حال ہائی کورٹ میں شریعت بنچ نے فرنٹیر کرائمز ریگولیشن کیخلاف مولانا محمد اسحاق خوستی کی درخواست سماعت کے لیے باضابطہ طور پر منظور کر لی ہے۔ اس طرح اس کارِ خیر کی رسم بسم اللہ بھی جمعیت علماء اسلام کے ہاتھوں ادا ہوئی ہے۔ ع

این سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشید خدائے بخشندہ۔

بلوچستان کے سیاسی اور غیر سیاسی حلقوں کی نظریں کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے کنونشن پر لگی ہوئی تھیں۔ کہ کالعدم نیپ کے بلوچ لیڈر مستقبل میں سیاست کے کس پلیٹ فارم سے نمودار ہونا چاہتے ہیں۔ کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے ورکروں اور لیڈروں کے اس کنونشن کے اعلان کے وقت یہی کہا گیا تھا کہ اس کنونشن میں صرف وہ افراد شرکت کر سکیں گے۔ یعنی ان افراد کو دعوت نامے جاری کئے جائیں گے جو ابھی تک کسی اور سیاسی پارٹی میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ اس پر کالعدم نیپ کے ان لیڈروں نے جو کہ (بقول ان کے) یہی کہنے لگے کہ ہم تو کالعدم نیپ کے بلوچ لیڈروں کے ایماء پر ہی این ڈی پی میں شامل ہوئے ہیں۔ ہمیں اس کنونشن میں نظر انداز کر کے ناانصافی سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہمیں یا تو باضابطہ طور پر مدعو کیا جائے یا پھر بطور مبصر شرکت کی اجازت دی جائے بہر حال اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کنونشن انتہائی اہم ہوگا اور اس میں ان لوگوں کو شرکت کی اجازت ہوگی۔ جن کو دعوت نامے جاری کئے جا چکے ہوں اور داخلہ کیلئے بھی اپنی شناخت اور اس بارے میں دیگر ثبوت فراہم کرنے ہوں گے مگر اجلاس (جسے اجلاس کی بجائے کھلی کچہری کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔) میں بھانت بھانت کے لوگ شامل تھے۔ اس صورتحال کو کالعدم نیپ کے بلوچ لیڈروں نے بھی محسوس کیا کہ معاملہ ذرا لمبا ہو گیا ہے۔ یا پھر بقول ایک اہم مفکر کے "کہ یہاں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ آخر میں کیا بولوں اور کیا کہوں!" کنونشن میں حاضری محتاط اندازے کے مطابق ۱۵۰ یعنی ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ کنونشن میں شریک مندوبین اپنے لیڈروں سے کوئی لائحہ عمل نہ لے سکے۔ یا پھر انھوں نے فی الحال "لائحہ عمل" ہی دینا مناسب نہیں سمجھا۔ بہر حال اس کنونشن سے کالعدم نیشنل عوامی پارٹی کے ورکروں کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہو سکا۔ البتہ اتنا نقصان ضرور ہوا کہ کالعدم نیپ کے بلوچ لیڈروں اور (کل حاضرین کنونشن) ورکروں کے بارے میں یہ افواہیں گرم تھیں کہ ان میں اختلاف ہے ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ ہمارے اکثر ساتھی (بلکہ نیپ کے ہمارے صدر) این۔ ڈی۔ پی میں شامل ہوئے ہیں اس لیے ہمیں بھی مشرف بہ این۔ ڈی۔ پی ہونا چاہیے دوسرا طبقہ ایک علیحدہ نئی سیاسی پارٹی بنانے پر زور دیتا رہا۔ ایک اور حلقہ فی الحال "سکوت" (خاموشی) کی تلقین میں مصروف ہے۔ کنونشن تو نشستن وگفتن وبرخاستن کی حد تک رہا۔ اور ایک عدد کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کہ وہ کمیٹی غور وخوض کے بعد جو فیصلہ

رواں دواں

زاہد بلند شہری

انتخابات میں دھاندلی !

ٹی-وی کا نیلام

انتخابات کے سلسلے میں گزشتہ سال سے بڑا شور و غل سننے میں آ رہا تھا باوجود اس اعلان کے کہ اکتوبر ۹،۶ تک انتخابات منعقد ہوں گے۔ اتحاد سے باہر سیاسی جماعتیں اپنے آپ کو میدان سیاست میں زندہ ثابت کرنے کے لیے عام انتخابات جلد کرائے جائیں ایسے مطالباتی بیانات داغتی رہیں۔ اور جب جلد کرانے کا مطالبہ ہو گیا تو پھر کہا گیا حتمی تاریخ کا اعلان کیا جاوے۔ اور اب تو جنرل صاحب نے پریس کانفرنس میں یہ بھی کہہ دیا کہ انتخابات کی حتمی تاریخ کا اعلان ۱۴ اگست سے پہلے پہلے کر دیا جائے گا۔ ہمارے خیال میں صدر کی مذکورہ پریس کانفرنس کے بعد ان سیاسی جماعتوں کی "مہار" تھامنے والے اب کسی نئے مطالبے کو لائیں گے! آخر اپنے آپکو "شو" تو ضرور کرانا ہے۔ خواہ کسی بھی طرح کرائیں۔

قوم انتشار میں مبتلا ہو یا رو بہ اصلاح! انہیں صرف اور صرف خود نمائی اور جاہ طلبی کا مرض لاحق ہے۔ اور کچھ نہیں! ان ہی مذکورہ "مہار تھامنے" والوں میں سے ایک یعنی شاہ احمد نورانی نے پچھلے دنوں بلاوقفہ متعدد بیانات دیئے اور کہا کہ "انتخابات جون میں ہونے چاہئیں" حالانکہ پاکستان میں اکتوبر اور مارچ میں موسم اچھا ہوتا ہے۔ کسان اور کاشتکار تقریباً فارغ ہوتے ہیں اور برسات بھی نہیں ہوتی۔ بہار کا موسم ہوتا ہے اسی وجہ سے سال کے ان دونوں ماہ میں انتخابات کرانے میں نسبتاً آسانی ہوتی ہے۔ نہ معلوم نورانی میاں! کس حساب سے جون کی سخت گرمی میں انتخابات چاہتے ہیں؟ ہم فی الحال یہی سمجھتے ہیں کہ نورانی صاحب سیاست کے کھیل میں آنکھ بند کیے عقل پر پردہ ڈالے اور کانوں میں روئی ٹھونسے پتے پھینک رہے ہیں۔

انہیں ۱۹۷۰ء کے انتخابات ذہن میں رکھنے چاہئیں۔ نام نہاد "سیاسی سواد اعظم" کے دعویدار کس شرمناک شکست و ریخت سے دوچار ہوئے تھے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ منصفانہ اور آزادانہ انتخابات تھے ان انتخابات میں "دودھ اور پانی" علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے۔

اسی دوران موصوف نے "سرخ ہونٹوں" کو پھر جنبش دی اور فرمایا "قومی اتحاد کی حکومت کی موجودگی میں انتخابات منصفانہ نہیں ہوں گے"

اور ابھی کل ہی کی بات ہے قوم کے ان "ہمدرد غمخواروں" نے امراء کی غمگساری کرتے ہوئے لاہور کے فیشن ایبل علاقے میں جمعیۃ علماء پاکستان لاہور ضلع کے انتخابات منعقد کیے اور احمد علی قصوری سمیت ۹ سینئر ارکان کو غلام علی اوکاڑوی نے نکال دیا۔ اگلے روز احمد علی قصوری نے پریس کانفرنس میں واضح الفاظ میں غلام علی اوکاڑوی پر انتخابات میں دھاندلی کرنے کا الزام عائد کیا۔ اسی روز جمعیۃ علماء پاکستان کے خاص رکن خورشید احمد قصوری نے مطالبہ کیا کہ جمعیۃ علماء پاکستان ضلع لاہور کے انتخابات دوبارہ کرائے جائیں۔ بات منصفانہ انتخابات کی ہو رہی تھی۔

اگر آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی رٹ لگانے والے پسند فرمائیں تو جمعیت علماء پاکستان لاہور کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کرنے اور اس فعل قبیح کو چھپانے کے لیے ۹- افراد کو جے یو پی کی بنیادی رکنیت سے خارج کرنے کا آئینہ دیکھ لیں۔

ہم بہرحال یہ جرأت نہیں کریں گے کہ انہیں مذکورہ آئینہ دکھائیں۔ ہمیں ان کے ناراض ہونے کا ڈر ہے اور اگر دکھا دیا تو مجبوراً یہ کہنا پڑے گا کہ "آئینہ ان کو دکھایا تو برا مان گئے"۔

پاکستان ٹیلی ویژن کے مقبول ترین پروگرام نیلام گھر نے ٹیلی ویژن دیکھنے والے ناظرین کے دلوں میں جو گھر کر لیا ہے اسے دیکھتے ہوئے ٹیلیویژن کارپوریشن کو اس پروگرام میں شرکت کے لیے مزید گنجائش پیدا کرنا پڑے گی اب بھی ۴۰۰ کے لگ بھگ سیٹیں ہوتی ہیں۔

یہ پروگرام پہلے جس انداز اور طریق پر شروع کیا گیا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا مگر اب طارق عزیز کا ضرورت سے زیادہ شور اسے "ڈسٹرب" کر رہا ہے۔

موصوف پروگرام میں یہی کہتے ہیں کہ "جائیں میرے خلاف اخبار میں دے دیں" گو کہ ان کا یہ فقرہ ٹی وی سکرین پر سنائی نہیں دیتا۔ مگر پھر بھی ہم یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہر مرتبہ اخبار میں دینے کا تذکرہ کیوں کرتے ہیں۔

پروگرام کے کچھ شرکاء نے ہمیں بتایا کہ موصوف پروگرام ہال میں دوسرے چند حاضرین سے کچھ زیادہ ہی "شفقت" فرماتے ہیں اس پر شرکاء اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے ہال ہی میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں مگر طارق پھر بھی طارق ہے ٹی وی کا "چکنا ترین گھڑا"، پانی ٹھہرتا ہی نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کنور آفتاب کا بحیثیت پروڈیوسر کچھ "ہولڈ" نہیں ورنہ طارق عزیز کی کیا جرأت جو اخبارات سے بھی نہ ڈرے۔

پروگرام میں شرکت کے اجازتی کارڈ کا حصول بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ کم از کم مجھ جیسے کو تو ملنے سے رہے۔ اگر مل بھی جائے تو موصوف مجھے بطریق احسن نظر انداز کرتے ہوئے میرے قریب قریب سے گزریں گے اور "اشارہ" کرنے والی خاتون کے پاس کھڑے ہو کر کہیں گے "خاتون آپ سے پوچھوں" خاتون مسکراتے ہوئے سر اور ہونٹ کی مشترکہ جنبش سے اجازت کا اظہار

کریں گی۔ اور پھر سوال بھی ایسا پوچھا جاتا ہے جو ہر جاہل سے جاہل آدمی بھی با آسانی جواب دے دے۔

طارق عزیز یہ "او بلائنڈنگ پالیسی" ترک کر دو پروگرام کو ٹھیک طرح سے چلاؤ ورنہ تمہیں خود ہی پتہ ہے کہ تم فلموں کا رخ کرنے والے ہو اور یہ پروگرام بھی عنقریب تمہاری اقربا پروری اور دیگر کرتوتوں کی وجہ سے بند ہونے والا ہے مگر تمہارا بالوں کو فلمی انداز میں پیچھے لے جانا اس بات کی غماضی کرتا ہے کہ تم ٹی وی کے چراغ سحری ہو حیرت ہے کہ ہمیں ابھی تک اس بات کا علم نہیں ہو سکا کہ آپ ٹی وی کے لیے ناگزیر ہیں یا ٹی وی آپ کے لیے ؟

ورنہ ٹی وی والے بھلا اتنے لمبے عرصہ تک ایک ہی پروگرام کو کیوں چلانے لگے !

بھائی ٹی وی پر کچھ رحم کرو۔ یہ قوم کی خون پسینے کی کمائی ہے۔ کہیں وہ "نیلام گھر" چلاتے چلاتے ٹی وی کو ہی نیلام نہ کر دینا۔ آخر مسٹر بھٹو کے بھی خواہشوں کی کمی تو نہیں ہے۔

ایک یہ بھی سہی !

بقیہ : بلوچستان کی ڈائری

بطی کرے گی۔ وہ تمبر کا جو کنونشن کیلئے قابل قبول ہو گا۔ اس پر ایک وارکر نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر سہ رکنی کمیٹی کے ممبران سردار عطاء اللہ خان مینگل سردار خیر بخش مری اور آغا عبدالکریم خان جن پر ہمیں مکمل اعتماد ہے وہ خود بیٹھ کر فیصلہ کرتے اور ہمیں اطلاع دے دیتے تو بھی ہم اس کے فیصلے کا احترام کرتے۔ لیکن کنونشن بلانے کے بعد اس بارے میں یہ فیصلہ کچھ مناسب نہیں۔ دیکھئے کہ کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے۔

بقیہ : اداریہ

اب ان حالات میں کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ مسلم لیگ ایک مرتبہ پھر ایک ہو جائے گی اور قومی اتحاد کے ساتھ پہلے کی طرح شانہ بشانہ چلے گی۔ اب جبکہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی بہار آ رہی ہے اور موجودہ حکومت اسلامی نظام کے نفاذ

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی کے دورۂ بلوچستان کا پروگرام

۱۲ مارچ : صبح دس بجے سکھر سے بذریعہ کار روانگی اوستہ محمد آمد ایک بجے دوپہر سوا ایک بجے میونسپل کمیٹی اوستہ محمد اور دیہی عوام کے مسائل (رات کو قیام اوستہ محمد)

۱۳ مارچ : روانگی از اوستہ محمد صبح آٹھ بجے آمد ڈیرہ مراد جمالی ½ ۹ بجے صبح ۱۰ بجے ایک بجے تک ضلع کی دیہی عوام کے مسائل ۴ بجے شام روانگی از ڈیرہ مراد جمالی" آمد "بھاگ" ½ ۵ بجے (رات کا قیام بھاگ)

۱۴ مارچ : ½ ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک ٹاؤن کمیٹی بھاگ اور دیہی عوام کے مسائل ½ ۳ بجے شام روانگی بھاگ سے آمد سبی ۵ بجے شام (رات کا قیام)

۱۵ مارچ : صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک میونسپل کمیٹی اور ضلع سبی کے دیہی عوام کے مسائل روانگی ڈھاڈر سے صبح ۸ بجے آمد "مچھ" ½ ۹ بجے صبح ۔ ۱۰ بجے سے ½ ۱۲ بجے تک ٹاؤن کمیٹی مچھ اور دیہی عوام کے مسائل روانگی "مچھ" سے ۳ بجے دوپہر آمد کوئٹہ ½ ۴ بجے شام۔

۱۷ مارچ : کو کوئٹہ سے اسلام آباد روانگی۔

کی ابتداء کر چکی ہے مسلم لیگ کا اولین فرض تھا کہ وہ اپنی صفیں درست کرتی اور اپنا بھرپور کردار ادا کرتی مسلم لیگ کے لئے ماضی میں ہونیوالی فروگذاشت کی تلافی کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقع نہیں ہو سکتا تھا لیکن دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی خالق اور پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگانے والی جماعت اپنے گروہی مفادات میں الجھ کر رہ گئی ہے۔

موجودہ صورتحال سے سب سے زیادہ پریشان مسلم لیگ کے وہ مخلص اور بے لوث چھوٹے کارکن ہیں جنہوں نے مسلم لیگ کیلئے تن من دھن کی قربانی دی ہے اور وہ ہر صورت میں مسلم لیگ کو ایک مؤثر قوت کی حیثیت سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

ہم مسلم لیگ کے مقتدر راہنماؤں سے دردمندانہ گزارش کریں گے کہ وہ اپنے ان بے لوث کارکنوں کی خاطر اپنی جھوٹی انا کو خیرباد کہہ کر ملک و قوم کی تعمیر میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ ہم واضح طور پر یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مسلم لیگ نے اس وقت کو ہاتھ سے گزار دیا تو پھر کہیں یہ وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔

خدارا قوم کے حال پر رحم کیجئے اور اب یہ قوم مزید صدمات برداشت کرنے کی اپنے اندر سکت نہیں رکھتی یہ قوم تاریخ کے انتہائی نازک موڑ پر کھڑی ہے اگر اسکی نزاکت کو محسوس نہ کیا گیا تو تباہی یقینی ہے۔

رپورٹنگ ⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂⁂ الطاف حسین بی اے ایل ایل بی

٭ ملک میں زکوٰۃ اور عشر کے نفاذ کے بعد کوئی شخص بھوکا نہیں سوئے گا

٭ اگر اس سال انتخابات نہ ہوئے تو ہمارے اور مارشل لاء حکام کے راستے الگ الگ ہو جائیں گے۔

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی الحاج محمد زمان خان اچکزئی کا سرگودھا ڈویژن اور لاہور کا دس روزہ دورہ

۲۱ فروری کو وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی حاجی محمد زمان خان اچکزئی لاہور تشریف لائے تو ایئر پورٹ پر جمعیت علماء اسلام کے ضلعی عہدیداران ملک شبیر محمد میاں محمد حنیف، اکرام القادری ایڈیٹر ترجمان اسلام بلدیہ کے حکام اور قومی اتحاد کے کارکنوں کی بھاری تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ وزیر موصوف لاہور شہر کا گشت کرتے ہوئے میاں محمد حنیف کی رہائش گاہ پہ پہنچے۔ میاں صاحب نے اچکزئی صاحب کو شہری مسائل اور جماعت کی کارگزاری سے آگاہ کیا۔ اسی شام آپ فیصل آباد تشریف لے گئے دورہ فیصل آباد میں مختلف سرکاری و جماعتی تقریبات میں شرکت فرمائی۔ آپ نے لوگوں کے مسائل کو نہایت توجہ سے سن کر موقع پہ ہی احکامات صادر فرمائے۔

فیصل آباد میں دورہ کے دوران ضلعی عہدیداران مولانا عزیز الرحمٰن انوری، مولانا عابد نعیم، چوہدری فضل احمد، حاجی محمد اسلم۔ مولانا مظاہری، محمد یوسف ربانی۔

چوہدری ضیاء الدین نے وزیر موصوف کو علاقہ کے مسائل اور انتظامیہ کے رویہ سے آگاہ فرمایا۔ اور ضلع بھر کے دورہ پہ مذکورہ حضرات وزیر موصوف کے ساتھ رہے۔ مختلف اجتماعات میں فرمایا "کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو چکا ہے زکوٰۃ اور عشر کے نظام سے ملک سے جہالت و غربت کا خاتمہ ہو جائے گا اور انشاء اللہ صحت مند معاشرہ کی بنیاد فراہم ہو جائے گی" آپ نے شہریوں پہ زور دیا کہ آپ بھی اسلامی نظام کے نفاذ کو عملی جامہ پہنانے میں عملی تعاون فرمائیں۔

۲۳ فروری کو وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی نے دیہات میں جا کر لوگوں سے بالمشافہ بات چیت کرنے اور ان کے مسائل سے آگاہی کا پروگرام بنانے کو کہا اس سلسلہ میں مولانا عزیز الرحمٰن انوری وزیر موصوف کو چک ۲۴۸ لے گئے۔ اچکزئی صاحب نے دیہات میں جا کر موجودہ فصل کا جائزہ لیا ان کے مسائل معلوم کئے۔ کسانوں سے پیداوار کے سلسلہ میں بات چیت ہوئی۔ بعد ازاں آپ ایک پرائمری سکول میں تشریف لے گئے جہاں پہ دیہاتی بچوں نے منظم طریقہ سے پی ٹی شو پیش کیا۔ وفاقی وزیر نے بچوں کو دو صد روپے انعام کے طور پر پیش کئے۔ بعد ازاں آپ جھنگ تشریف لے گئے تو ضلعی جمعیۃ کے عہدیداروں مفتی عبدالحلیم۔ مولانا یٰسین، چوہدری محمد عقیل، قاری محمد حفیظ، قاری مولانا حق نواز نے آپ کو تمام ضلع کا دورہ کرایا مختلف تقریبات میں وفاقی وزیر بلدیات نے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے سلسلہ میں لوگوں سے عملی تعاون کی اپیل کی۔ سرکاری افسران سے کہا کہ آپ بھی بدلے ہوئے حالات میں عوامی امنگوں کے مطابق کام کریں پھر آپ کی ملازمت کا تحفظ ہم کریں گے۔

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی کی سرگودھا میں مصروفیات

۲۴ فروری کی شام اچکزئی صاحب نے سرگودھا پہنچنے کا پروگرام دیا تھا جمعیت علماء اسلام کے ضلعی عہدیداران ہزاروں کارکن۔ قومی اتحاد کے رہنما و کارکن شہر سے باہر محو انتظار تھے لیکن اچکزئی صاحب دو گھنٹہ تاخیر سے پہنچے۔ استقبالیہ افراد میں جمعیت علماء اسلام سرگودھا کے ضلعی و شہری عہدیداران مولانا محمد صادق، مولانا جلال الدین، ملک حاجی محمد اسلم کچیلا میاں محمد اشرف کلمیار، شیخ محمد جہانگیر ایڈووکیٹ مہر حیات کے بھائی مہر محمد رفیق، چوہدری محمد صدیق۔ ملک کرم بخش اعوان، راؤ عبدالمنان، سیف الرحمان۔ نمایاں تھے۔ وزیر بلدیات نے تمام احباب سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد شہر سرگودھا کا راؤنڈ کیا۔

سرگودھا کی معروف سیاسی شخصیت اور جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی رہنما ملک کرم بخش اعوان نے وزیر موصوف کیلئے عشائیہ کا اہتمام کیا۔ جس میں ضلع سرگودھا کی سیاسی شخصیات نے بھی شرکت فرمائی۔

اچکزئی صاحب ۲۵ فروری کی صبح جمعیت سرگودھا کے جواں سال رہنما شیخ محمد جہانگیر ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ استقلال کالونی تشریف لے گئے۔

شیخ صاحب کے ہاں ناشتہ کے بعد استقلال کالونی

اور اس سے ملحقہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں بلدیہ سرگودھا کے حکام اور ضلعی افسران بھی ہمراہ تھے۔

آج کا اہم پروگرام جناح ہال سرگودھا میں ترتیب دیا گیا جس میں وفاقی وزیر بلدیات نے اعلیٰ حکام کی موجودگی میں شہریوں کی مشکلات سنیں۔ اس تقریب میں کمشنر، ڈپٹی کمشنر، لوکل گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام موجود تھے۔ خطبہ استقبالیہ کے جواب میں وفاقی وزیر بلدیات نے فرمایا:۔

"علمائے کرام، بزرگو!، دوستو میرے لیے آپ حضرات کی یہ بھاری تعداد میں شرکت باعث افتخار ہے اور آپ حضرات نے میرے لیے جن الفاظ کا استعمال کیا وہ میرے لیے باعثِ فخر ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ وزارت کی کرسی ہمارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ ہم نے تو اس حکومت میں شمولیت ہی دو اہم مقاصد کے حصول کے لیے کی تھی یعنی ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ اور آزادانہ انتخابات اور آپ حضرات دیانتدارانہ اس عرصہ کا تجزیہ کریں جس میں ہم مارشل لاء حکام کے ساتھ حکومت میں شامل ہوئے ہیں۔ کیا آپ کو ہماری واضح کامیابی نظر نہیں آتی۔ اسلامی نظام کے سلسلہ میں انتہائی اہم اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں زکوٰۃ اور عشر کا نظام نافذ کر دیا گیا ہے جو کہ ملکی معیشت کیلئے انتہائی اہم ثابت ہوگا۔ ملک کو صحیح معنوں میں فلاحی مملکت بنایا جا سکے گا۔ غربت جہالت اور بھوک سے قوم کی جان چھوٹ جائے گی۔

میرے عزیز ساتھیو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنی کوششوں میں پہلے سے بھی زیادہ تندہی پیدا کر رہے ہیں تاکہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام کیا جا سکے۔ سابقہ حکومت نے ملک میں زندگی کے ہر شعبہ میں کرپشن دھاندلی روا رکھی جس کے اثرات اب تک موجود ہیں ہم انہیں ہر ممکن ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں سرکاری ملازمین سے ایک بار پھر کہتا ہوں کہ وہ ہر کام عوام دوستی اور اسلامی اخوت کے جذبہ سے سرشار کر دیں۔ حاکمیت کا پرانا تصور ختم ہو چکا ہے۔ اب آپ حضرات کو حالات کے مطابق چلنا ہوگا ورنہ انتہائی سخت کارروائی کی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ حضرات نے دیانتداری اور ٹھیک طریقے سے اپنی ذمہ داریاں سر انجام دیں تو آپکی ملازمت کا ہر ممکن تحفظ کیا جائے گا۔"

ڈیڑھ بج چکا تھا ریسٹ ہاؤس میں نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد اچکزئی صاحب علاقہ کی اہم اور متحرک سیاسی شخصیت ملک حاجی محمد اسلم کچیلا امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں پر ملک صاحب نے سینکڑوں اہم سیاسی وسماجی افراد کو دعوت میں مدعو کیا ہوا تھا۔ کھانے سے پہلے وزیر بلدیات نے علاقہ کے لوگوں سے ان کے مسائل معلوم کیئے اور موقع پر ہی ان کی مشکلات کے حل کے لیے احکامات صادر فرمائے۔ بعد ازاں شہر کی مضافاتی بستیوں کا دورہ کیا۔ صفائی۔ سیوریج۔ سڑکوں کی حالت کا جائزہ لیا۔ اور مختلف مقامات پر بارش کے کھڑے ہوئے پانی کے نکاس کے سلسلہ میں بلدیہ کے حکام کو احکامات صادر فرمائے۔

بعد ازاں شہریوں کی شکایت پر ذبح خانہ میں صفائی کا انتظام دیکھنے گئے اور بلدیہ کو سرزنش کی انسانی صحت کا خاص خیال رکھتے ہوئے صفائی کا اہتمام رکھا جائے ورنہ متعلقہ حکام کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

اب کاروں کا یہ کارواں سبزی منڈی گھاس منڈی کی طرف بڑھا۔ وزیر موصوف نے فروٹ مارکیٹ میں صفائی کی صورتحال پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ پھر وزیر موصوف نے تمام شہر کی سڑکوں کا گشت کیا اور جگہ جگہ جمع ہو جانے والے لوگوں کو ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے اشارات کا جواب دیا۔ آج شام عصرانہ میں محمد رفیق نے (جو کہ مہر محمد حیات کے بڑے بھائی ہیں۔ مہر صاحب آجکل امریکہ گئے ہوئے ہیں) ترتیب دیا تھا جس میں جمعیت علماء اسلام اور قومی اتحاد کے رہنماؤں نے شرکت فرمائی۔

نماز مغرب کے بعد سرگودھا پریس کلب تشریف لے گئے جہاں صحافیوں سے کھل مل کر باتیں کیں۔ صحافیوں نے اپنے مسائل اور مشکلات سے وزیر موصوف کو آگاہ کیا وزیر موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں صحافیوں کی مشکلات کے حل کے سلسلہ میں مرکزی سطح پر کوشش کرنے کا وعدہ فرمایا اور ان کے لیے دفتروں کے لیے جگہ رہائشی پلاٹس اور گرانٹ کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دینے کا یقین دلایا۔ بعد ازاں جناح ہال میں تشریف لے گئے جہاں پر سرگودھا کے تاجروں نے آپ کے لیے عشائیہ دیا تھا

تجار برادری کی طرف سے راؤ عبدالمنان نے موجودہ حکومت کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ اور اس کے ساتھ راؤ صاحب نے انکم ٹیکس کے موجودہ نظام میں تبدیلی اور آزادانہ تجارت کے سلسلہ میں حکومت کو خصوصی توجہ دینے پر زور دیا۔ وفاقی وزیر نے اپنی جوابی تقریر میں فرمایا:۔

"میں آپ تجار حضرات کا حکومت سے ہر ممکن تعاون پر شکریہ ادا کرتا ہوں آپ حضرات نے ایک ظالم و جابر حکمران کے خلاف تحریکِ نظام مصطفیٰ میں جو تعاون کیا اس پر مجھے الفاظ نہیں مل رہے۔ آپ حضرات نے انکم ٹیکس کے موجودہ نظام میں جس تبدیلی کا ذکر کیا میں ذاتی طور پر بھی اس کا حامی ہوں۔ اور ہماری حکومت اس پہ خصوصی توجہ دے رہی ہے اور انشاء اللہ اس سلسلہ میں کوئی ایسا راستہ نکال لیا جائے گا جو آپ حضرات کے لیے قابل قبول ہوگا۔ رہی آزاد تجارت کی بات تو موجودہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ملک میں صنعت و تجارت آزاد ہو یہی وجہ ہے کہ کپاس۔ چاول کے کارخانے ان کے سابقہ مالکوں کے حوالے کر دیئے گئے ہیں کیونکہ سابقہ حکومت نے جس صنعت کو نیشنلائز کیا۔ اسے تباہ کر کے رکھ دیا اور ہم آئندہ بھی کسی صنعت کو قومی تحویل میں لینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ آخر میں اچکزئی صاحب نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور سینکڑوں تاجروں کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ آج کا آخری پروگرام ملک ممتاز علی کی رہائش گاہ واقع بلاک ۲۳ تھا رات ۹ بجے کے قریب جب وزیر بلدیات محمد زمان خان اچکزئی وہاں پہنچے تو ملک حاجی عنایت علی ملک ممتاز علی ملک، انور علی ملک، عارف و دیگر رفقاء نے آپ کو خوش آمدید کہا یہاں میزبان نے فروٹ سبز چائے اور ڈرائی فروٹ سے تمام شرکاء کی تواضع کی وزیر موصوف نے ایک گھنٹہ تک اہل خانہ سے گھل مل کر باتیں کیں۔ یہاں پر فلور ملز کے چھوٹے یونٹوں کے مالکان نے ان کی مشکلات کے حل کے سلسلہ میں کوشش کا وعدہ کیا۔

۲۶ فروری کو صبح کا ناشتہ بھی بلاک ۲۳ میں شیخ محمد شفیع ٹرک اڈا والوں کی ہاں تناول فرمایا اور شہر کی ایک بستی رحمان پورہ بارش اور سیوریج کے

پانی سے گھری ہوئی ہے اس کا معائنہ کیا۔ اور پانی کے نکاس کے سلسلہ میں بلدیہ کے حکام سے تبادلہ خیال کیا۔ اب آپ کا پروگرام چنیوٹ روانگی کا تھا۔

چنیوٹ میں تقریبات سے خطاب

سرگودھا سے منظور احمد چنیوٹی کے ساتھ چنیوٹ پہنچے۔ ریسٹ ہاؤس کے لان میں شہریوں کی بھاری تعداد وفاقی وزیر بلدیات کیلئے چشم براہ تھی۔ جلسہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالواحد نے ادا کئے اور سپاسنامہ مولانا منظور احمد چنیوٹی نے پڑھا۔

بعد ازاں وزیر موصوف کو دعوتِ سخن دی گئی۔ اچکزئی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا

"علماء کرام بزرگو! اور دوستو میں آپ حضرات کا انتہائی شکر گذار ہوں کہ آپ نے مجھے دعوت دورہ دی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے مسائل کے حل کے سلسلہ میں زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ عملی اقدامات کر رہے ہیں اس کے باوجود سابقہ حکومت ہمارے لیے اتنے مسائل چھوڑ گئی ہے کہ ان کا حل بھی ایک مسئلہ سے کم نہیں پھر بھی جو بات ہم کہتے ہیں کرتے بھی ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا کہ ہم مارشل لاء حکومت کے ساتھ بھی دو اہم مقاصد کی خاطر شامل ہوئے تھے کہ ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ اور آزادانہ انتخابات کا انعقاد۔ اور اس سلسلہ میں انتہائی اہم اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں۔ ملک میں اسلامی تعزیرات اور زکوٰۃ و عشر کا عملی نفاذ ہو چکا ہے اور اب آپ پر بھی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ آپ ان اقدامات کو نافذ کرانے میں عملی تعاون کریں۔ تاکہ ملک میں زکوٰۃ اور عشر کے حصول سے بھوک اور افلاس ختم کی جا سکے اور اس سے انشاء اللہ یہ ملک بہت جلد خوشحال ہو جائے گا۔ آخر میں وزیر بلدیات نے لوگوں کو ان کے مسائل حل کرنے کا یقین دلایا۔ تقریباً بارہ بجے اچکزئی صاحب مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا لقمان علی پوری۔ مولانا احمد سعید لدھیانوی۔ مولانا عبدالواحد شیخ محمد سلیم۔ مولانا اللہ داد کے ہمراہ ربوہ تشریف لے گئے۔ یہ رسوائے زمانہ غیر مسلم فرقہ مرزائیوں کی آماجگاہ ہے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا قادیانیوں نے وزیر بلدیات کی تقریب کا بائیکاٹ کیا ہے۔ لیکن یہ خبر غلط ثابت ہوئی کیونکہ مرزائیوں کی بھاری تعداد وہاں پر موجود تھی۔ انہوں نے اچکزئی صاحب کو اپنے بہت سے مطالبات و شکایات پیش کیں۔ وزیر موصوف نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم عوام کے مسائل کے حل کے لیے ہر وقت اور ہر جگہ تیار رہتے ہیں۔ اور ہم اس سلسلہ میں بلا تفریق مذہب و جماعت فرقہ و صوبہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ لیکن جو فرائض آپ پر حکومت کی طرف سے عائد ہوتے ہیں آپ بھی ان کو بخوبی پورا کریں۔ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی خاطر خواہ ابتداء ہو چکی ہے آپ نے اس کی عملدرآمدگی میں ایک کردار ادا کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ سرکاری افسران کے رویہ میں بھی خاصی تبدیلی ہے۔ اور وہ بھی اپنے آپ کو حالات کے مطابق ڈھال رہے ہیں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس تقریب میں ربوہ کے قرب و جوار کے جہاں مسلمانوں کی بھاری تعداد نے شرکت کی وہاں قادیانی بھی خاصی تعداد میں موجود تھے۔ بعد ازاں وزیر بلدیات نے تمام ربوہ کا گشت کیا۔ کالج اور کیمپس میں خاص طور پر گئے۔ نماز ظہر جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن پر ادا کی جو کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے بنوائی ہے۔ مولانا اللہ داد خطیب مسجد نے وفاقی وزیر کا علاقہ کا دورہ کرنے پر شکریہ ادا کیا تقریباً تین بجے واپس چنیوٹ پہنچے۔ دوپہر کا کھانا تناول فرما کر چار بجے شہر کی مختلف سڑکوں، گلیوں کا دورہ کیا اور شہر میں صفائی، روشنی سڑکوں اور گلیوں کا معائنہ کیا۔

اس دورہ کی سب سے اہم تقریب جشن فتح مباہلہ کے سالانہ اجلاس میں شرکت کرنی تھی جو کہ ہر سال ۲۵، ۲۶ فروری کو منایا جاتا ہے۔ بعد نماز عشاء شاہی مسجد میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ جس میں ملک سے آئے ہوئے نامور علماء نے تقاریر کیں۔ سب سے آخر میں آج کے مہمان خصوصی اور وفاقی وزیر بلدیات محمد زمان خان اچکزئی کو دعوت سخن دی گئی۔ خطبہ مسنونہ کے بعد وزیر موصوف نے فرمایا

"قابل قدر علماء کرام معزز دوستو، عزیزو میں آج اس تقریب میں شرکت کر کے انتہائی مسرور ہوں اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کا خاص طور پر مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس اہم تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ مولانا نے باطل قوتوں سے جو ٹکر لی ہے۔ اس سے انہوں نے نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ بین الاقوامی سطح پر داد وصول کی ہے۔

عزیز ساتھیو! پاکستان قومی اتحاد نے حکومت میں بھی شمولیت اس لیے کی ہے کہ اس ملک میں شریعت محمدی رائج ہو اور آپ دیکھ رہے ہیں اعلان ۱۲ ربیع الاول کے بعد ملک کو نظام اسلام کے راستہ پر گامزن کر دیا گیا ہے شرعی تعزیرات سے ملک سے زنا۔ شراب نوشی۔ ڈاکہ زنی کا قلع قمع ہو گا۔ زکوٰۃ اور عشر سے ملک میں کوئی شہری بھوکا نہیں سوئے گا۔ رہا انتخابات کا مسئلہ انشاء اللہ یہ سال انتخابات کا ہے اگر انتخابات اس سال نہ ہوئے تو پھر ہمارے اور مارشل لاء حکام کے راستے علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔

ہم تمام ساتھی انتہائی دیانتداری کے ساتھ ملک میں نظام اسلام کے نفاذ اور آزادانہ انتخابات کے لیے سرگرم عمل رہیں۔ وزیر موصوف نے مزید فرمایا کہ ہمارے دروازے ہر شہری کے لیے کھلے ہوتے ہیں۔ آپ جائز کام کے لیے اسلام آباد دفتر کے علاوہ گھر آسکتے ہیں۔ میں سرکاری ملازمین کو ایک بار پھر متنبہ کرتا ہوں کہ عوام دشمن رویہ ترک کر دیں۔ ملک کی ترقی و عوامی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں۔

آخر میں وفاقی وزیر نے عوام سے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں تاکہ ہم قلیل وقت میں زیادہ کام کر سکیں۔ اور سابقہ حکومت کی ملک دشمن پالیسیوں کے اثرات کو دور کر سکیں رات کے بارہ بج چکے تھے اور جلسہ کے اختتام کا اعلان ہوا۔ رات آپ نے چنیوٹ میں ہی قیام فرمایا

وفاقی وزیر بلدیات لاہور میں

۲۷ فروری کو وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی الحاج محمد زمان خان اچکزئی سرگودھا ڈویژن کے ایک ہفتہ کے جانگداز تفصیلی دورہ کے بعد لاہور پہنچے تو جمعیۃ علماء اسلام لاہور کے ضلعی عہدیداران ملک شیر محمد، میاں محمد حنیف، حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ اور قومی اتحاد کے کارکنوں اور بلدیہ لاہور کے حکام نے آپ کا استقبال کیا۔ گیارہ بجے وزیر موصوف سرکٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ یہاں پر مختلف

یونٹوں کے وفود سے ملاقات کیں۔ اس کے بعد اچکزئی صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ گمٹی بازار پہنچے کیونکہ ایک ہفتہ پہلے یہاں آتشبازی کے سامان کو آگ لگنے سے درجنوں مکانات دھماکہ سے زمین بوس ہو گئے تھے جائے حادثہ پر ایڈمنسٹریٹر بلدیہ جنرل ممتاز علی و دیگر اعلیٰ حکام نے وفاقی وزیر کا استقبال کیا۔ وزیر موصوف نے تباہ شدہ مکانات کا جائزہ لیا اور متاثرہ لوگوں سے گھل مل کر باتیں کیں اور ان کی حتی الوسعیٰ امداد کا یقین دلایا اور آپ نے ان کارکنوں کی بھی تعریف کی جنہوں نے متاثرین کی ہر ممکن مدد کی۔ بعد ازاں آپ متاثرین کیلئے قائم کئے گئے "امدادی کیمپ" اور رہائشی کیمپوں میں تشریف لے گئے اور اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کیلئے مغفرت کی اور دعا فرمائی۔

اڑھائی بجے رانا محمد افضل کریم پارک کی اقامت گاہ پر تشریف لے گئے اہل خانہ اور علاقہ کے لوگوں سے مقامی مسائل پر بات چیت کی اور بپلیس پر تمام ساتھیوں کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

اب آپ کا پروگرام اندرون شہر کا دورہ تھا قصور پورہ کریم پارک اور میاں حنیف کی رہائش سے ملحق متنازعہ پلاٹ میں گندگی کے ڈھیروں پر خفگی کا اظہار فرمایا۔ اس علاقہ کی خستہ سڑکوں کے سلسلہ میں اہل علاقہ کو آئندہ بجٹ میں مرمت کے لیے رقم مختص کرانے کا یقین دلایا۔ ساڑھے چار بجے جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی دفتر رنگ محل تشریف لے گئے اور یہاں پر مرکزی ناظم دفتر مولانا محمد اکبر صاحب سے جماعتی کام کے رفتار کی صورتحال پر بات چیت کی۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد یہ کارواں بلال پارک پہنچ گیا۔ اس علاقہ میں سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ اور بارش کے پانی کی وجہ سے انتہائی ابتر ہے۔ آپ نے جگہ جگہ رک کر پانی کے جوہڑ ٹوٹی پھوٹی سڑکیں دیکھیں اور بلدیہ حکام سے اس سلسلہ میں تبادلہ خیال کرنے کا یقین دلایا۔

رات سات بجے سٹرکٹ ہاؤس پہنچے تو سائلوں کی بڑی تعداد نے آپ کو گھیر لیا۔ وزیر بلدیات کی اس عادت سے کسی کو انکار نہیں کہ وہ لوگوں سے انتہائی شفقت سے ملتے ہیں ان کی شکایات نہایت توجہ سے سن کر موقع پر ہی ان کی درخواستوں پر احکامات صادر فرماتے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ جماعتی غیر جماعتی مسلم غیر مسلم کی تفریق بھی روا نہیں رکھتے۔ انکے نزدیک کام کا جائزہ ہونا معیار ہے رات کا کھانا بھی بلال گنج میں میاں خادم حسین صاحب کے ہاں کھایا۔ اور نو بجے واپس جائے رہائش پر واپس آئے۔

بلوچستان کے وفد سے ملاقات

بلوچستان کا ایک خصوصی وفد حج کانفرنس میں شرکت کے لیے لاہور آیا ہوا تھا ہوا تھا جس میں جمعیت علماء اسلام صوبہ کے نائب امیر مولانا ابوبکر اور صوبائی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام حافظ حسین احمد، محمد اسحاق خوستی، مولانا عبدالشکور صاحب شامل تھے۔ رات گئے تک وفد اور وزیر بلدیات کی صوبہ بلوچستان سے متعلق مختلف مسائل پر بات چیت ہوتی رہی۔ آخر میں اچکزئی صاحب نے وفد کو آئندہ چند دنوں میں پورے صوبہ کا تفصیلی دورہ کرنے کا یقین دلایا اور اہم مسائل کے سلسلہ میں دوران دورہ حل پر رضامندی ظاہر کی۔

۲۸ فروری کو دن کا آغاز نیو سمن آباد کے مختلف علاقوں کے دورہ سے کیا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ وزیر موصوف پُراثر دورے بلدیہ حکام کو بتلائے بغیر جماعتی احباب کے ساتھ فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے وہ ان چیزوں کو اصلی رنگ میں دیکھ لیتے ہیں ورنہ حکام وزیروں کے دورہ سے پہلے ہی کچھ نہ کچھ کارروائی کر کے سب اچھا ہے کی داد وصول کر لیتے تھے۔ ناشتہ نیو سمن آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کے فعال کارکن کے ہاں کیا۔ اور مولانا منظور احمد نائب امیر جمعیۃ ضلع لاہور کی نشاندہی پر مختلف علاقوں میں صفائی کا انتظام اور سڑکوں کی حالت زار کا معائنہ کیا۔ اسی دوران آپ ملک کے نامور صحافی مسکین حجازی کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رح کے مزار اقدس پر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر دلوں پر عجیب تکلیف طاری ہو گئی۔ مزار پر سب لوگ دنیا و مافیہا سے بے نیاز دعا میں مشغول مبہوت کھڑے رہے۔

گیارہ بجے آپ نے حج کانفرنس میں شرکت فرمائی یہاں سے ایک بجے فارغ ہو کر قینچی امر سدھو کے علاقہ ٹاؤن شپ تشریف لے گئے۔ علاقہ کے لوگوں سے گھل مل کر باتیں کیں اور ان کے جائز مسائل کے حل کا یقین دلایا۔

مفتی محمود کی لاہور میں آمد

آج شام چھ بجے صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود صاحب لاہور تشریف لا رہے تھے محمد زمان خان اچکزئی، قاری سعید الرحمن پنڈی قیوم شاہ ضلع لاہور جمعیت کے عہدیداران ملک شیر محمد میاں محمد حنیف حافظ محمد یوسف مخدوم منظور احمد بلوچستان کے صوبائی رہنما مولانا ابوبکر حافظ حسین احمد مولانا محمد اسحاق خوستی کے ساتھ ایئرپورٹ پہنچے۔ مفتی صاحب کے استقبال کے لیے پروفیسر غفور احمد اور قومی اتحاد کے رہنما کی بھاری تعداد بھی ائیرپورٹ پہنچی۔ مفتی صاحب تمام احباب سے فرداً فرداً مصافحہ کیا اس کے بعد تمام قائدین نوابزادہ نصراللہ خاں کی قیام گاہ واقع کینال پارک میں پہنچے۔ یہاں پر قومی اتحاد کے رہنماؤں اور وفاقی وزراء محمد زمان خان اچکزئی پروفیسر غفور احمد نے آپس میں تبادلۂ خیال کیا۔ سات بجے تین رکنی وفد صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق سے ملاقات کے لیے تشریف لے گیا۔

حاجی زمان خان اچکزئی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مدنی موٹرز شادماں تشریف لے گئے۔ یہاں پر موجود اہل علاقہ سے ان کے مسائل کے سلسلہ میں کھل کر باتیں کیں۔ اس کے بعد وزیر موصوف سرکٹ ہاؤس واپس آ گئے یہاں پر حاجی صاحب نے حسب سابق رات ۱۲ بجے تک دور دور سے آئے ہوئے لوگوں کی شکایات سنیں اور ان کے حل کے لیے خاطر خواہ یقین دہانی کرائی۔

یکم مارچ کو آپ کا پروگرام جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر مولانا عبیداللہ انور سے شیرانوالہ میں ملاقات تھی۔ وزیر موصوف مولانا سے دیر تک موجودہ حالات پر تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔ اس کے بعد آپ کو قومی اتحاد کی میٹنگ میں شرکت فرمانا تھی میٹنگ تقریباً دو گھنٹے جاری رہی بعد ازاں اچکزئی صاحب مفتی صاحب کے ہمراہ حج کانفرنس کی ایک نشست میں شرکت کیلئے چلے گئے حضرت مفتی صاحب نے پنجاب اسمبلی ہال میں مندوبین سے خطاب بھی

باقی صفحہ ۱۲ پر

ترتیب: عبدالستار ستاری

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رح

کی سوانح عمری سے اقتباسات

حضرت شیخ الہند ۱۲۸۸ھ میں ابھی پورے طور پر فارغ التحصیل بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ آپ کو معین مدرس کردیا گیا۔ تقریباً پورے ایک سال معین مدرسہ کی حیثیت سے طلباء کو مختلف کتابیں پڑھائیں۔ جب طلباء کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا تو منتظمین حضرات کو سٹاف بڑھانے کی ضرورت پیش آئی۔ آپکو مدرس چہارم مقرر کیا گیا۔ اسی طرح ۱۲۹۲ھ میں مدرسہ عربیہ دیوبند کے باضابطہ چار استاد ہوگئے۔

۱۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ صدر المدرسین

۲۔ حضرت مولانا سید احمد صاحبؒ دہلوی مدرس دوئم

۳۔ حضرت مولانا محمود صاحبؒ مدرس سوئم

۴۔ حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ شیخ الہند مدرس چہارم

۱۲۹۴ھ میں آپ حج کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں سے واپسی پر ۱۲۹۵ھ سے بخاری شریف وغیرہ پڑھانا شروع کی۔ ۱۲۹۷ھ میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کا وصال ہوگیا۔ تو آپ نے چند دنوں کے لیے پڑھانا بند کردیا۔ لیکن حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مہتمم کے سمجھانے سے پھر پڑھانا شروع کردیا اور ۱۳۰۲ھ یعنی حضرت مولانا محمد یعقوبؒ کے وصال تک مدرس دوم کی حیثیت سے درس دیتے رہے ۱۳۰۵ھ میں جب مولانا شبیر احمد صاحبؒ مدرس اوّل بھوپال تشریف لے گئے اور آپنے صدر مدرسی کے فرائض انجام دیئے۔ اسی طرح دارالعلوم دیوبند میں آپنے از ۱۲۸۹ لغایتہ ۱۳۳۹ھ تقریباً پچاس سال علم نبوت کی اشاعت کی۔

حضرت شیخ الہندؒ کو بہت سے ایسے مواقع پیش آئے کہ وہ چاندی اور سونے کے چبوترے پر بیٹھتے مگر انہوں نے ہر حال میں دارالعلوم دیوبند کی فقیرانہ زندگی کو ترجیح دی۔ پیر جی عبدالرزاق صاحب گنگوہی نے ہر چند کوشش کی کہ مولانا دہلی تشریف لے آئیں اور شاہ ولی اللہ کی درسگاہ کو پھر سے آباد کریں۔ لیکن مولانا نے ہرگز گوارہ نہ کیا۔ حضرت نے تمام عمر چٹائی پر بیٹھ کر درس دیا۔ آخر عمر میں جب مرض بواسیر نے شدت اختیار کی تو خدام نے اسپرنگ دار گدا بنوا دیا تھا۔ لیکن آپ اس پر بیٹھتے ہوئے کراہیت محسوس کرتے تھے۔ مولانا کا حلقہ درس نہایت مہذب اور شائستہ ہوتا تھا۔ جس میں ہر طرف سکون اور وقار سایہ فگن ہوتا تھا دُور دُور سے ہر استعداد کے طلباء آتے اور آپ ہر ایک کو مطمئن فرما دیتے تھے۔ حضرت شیخ رح کی تقریر نہایت سلیس اور رواں ہوتی تھی۔

طرز استدلال اتنا عجیب تھا کہ پہلے ہر مسئلہ کا اثبات قرآن پاک کی آیات پھر احادیث اور پھر آثار صحابہؓ سے ترتیب وار بیان فرماتے۔ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر جب قرآنی آیات تلاوت فرماتے تو سامعین بہ یقین کرکے اٹھتے تھے کہ یہی حق ہے تمام ائمہ کا ادب و احترام حد درجہ ملحوظ رکھتے تھے کسی بھی مصنف اور امام کی شان میں کوئی گرا ہوا لفظ نہ بولتے۔ پڑھانے کے ساتھ ہی ساتھ آپنے دارالعلوم دیوبند کی توسیع و ترقی کیلئے بیش از بیش خدمات انجام دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے جو بھی خاکہ اس مدرسہ کے لیے مرتب کیا تھا اس کو مکمل کرنا اور دیوبند کے اس چھوٹے سے مدرسہ کو دارالعلوم دیوبند کی شکل دیکر اسلامی ممالک میں ممتاز مقام پر پہنچا دیا یہ صرف تنہا حضرت شیخ رح کا کام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور آپ کی مساعی جمیلہ کی وجہ سے اس مدرسہ میں آپ کے زمانے میں دوسرے ملکوں (کشمیر، پنجاب، سندھ، افغانستان، بخارا سمرقند، تاشقند، برما، رنگون، آسام، مدراس وغیرہ) کے طلباء آنے شروع ہوگئے تھے اور یہاں کے فارغ طلباء عرب، حجاز اور مذکورہ تمام ممالک میں پھیل کر یہاں کے نقطۂ نظر کے مطابق اشاعت دین کرنے لگے تھے۔ اگر ترقی ہی کی حیثیت کو سامنے رکھ کر کسی کو بانی قرار دیا جاسکتا ہے تو یہ سعادت شیخ الہندؒ کو بھی حاصل ہے لیکن دارالعلوم دیوبند کے بانی ہونے کی سعادت حضرت سید حاجی عابد حسین رح کے لیے مخصوص کردی گئی تھی۔

حضرت شیخ الہند رح کے تمام تلامذہ کی فہرست مرتب کرنا دشوار رہے البتہ اس جگہ چند ممتاز تلامذہ کی فہرست مولانا محمد میاں صاحب کے رسالہ علماء حق حصہ اوّل سے نقل کی جارہی ہے جو مشہور و متعارف ہیں۔

۱۔ سید و مرشد حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ علامہ بطل حریت۔ امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔

۵۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح

۶۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

۷۔ مولانا محمد میاں صاحب عرف مولانا منصور انصاری۔

باقی صفحہ ۱۴ پر

محمد اسلم شیخوپوری مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

حسنِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سراپا حسن تھی، آپ حسن وجمال کا ایک اچھوتا مضمون اور رعنائی وزیبائی کے بے نظیر پیکر تھے صورت سے سیرت تک، سر سے قدم تک، گفتار سے رفتار تک، قول سے کردار تک، نشست سے برخاست تک، خلوت سے جلوت تک حسن ہی حسن تھا وعظ ونصیحت میں حسن، خورد ونوش میں حسن، معاشرت وسکونت میں حسن چلت پھرت میں حسن، سکوت اور تکلم میں حسن سیادت وقیادت میں حسن، عبادت وریاضت میں حسن، رزم وبزم میں حسن، غرضیکہ آپؐ کی زندگی کا کوئی پہلو ایسا دکھائی نہیں دیتا جو حسن وجمال سے خالی ہو ہم یہاں آپؐ کے صحابہ کے حوالہ سے آپ کے ظاہری وباطنی، صوری ومعنوی حسن کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں؟

حسنِ صورت

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ہالہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ حضور علیہ السلام کے حلیہ مبارک کو بہت کثرت اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کر دیں تاکہ میں ان کے بیان کو اپنے لیے حجت اور سند بناؤں اور ان اوصاف جمیلہ کو ذہن نشین کر لوں اور ممکن ہو سکے تو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ ماموں جان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے متعلق یہ فرمایا کہ آپؐ خود اپنی ذات والا صفات کے اعتبار بھی شاندار تھے اور دوسروں کی نظروں میں بڑے رتبہ والے تھے آپؐ کا چہرہ مبارک بدر کی طرح چمکتا تھا آپ کا قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا لیکن زیادہ لانبے قد والے سے پست تھا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے تھے اور اگر بسہولت مانگ نہ نکلتی اور کنگی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو زیادہ تکلیف نہ کرتے جس زمانہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک زیادہ ہوتے تھے تو کان کی لَو سے متجاوز ہو جاتے تھے آپ کا رنگ مبارک نہایت چمکدار تھا اور پیشانی مبارک کشادہ آپ کے ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے دونوں ابرو جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہ تھے ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت اُبھر جاتی تھی آپکی ناک مبارک بلند مائل تھی اور اس پہ ایک چمک اور نور تھا ابتداءً دیکھنے والا آپؐ کو بڑی ناک والا سمجھتا تھا لیکن غور سے معلوم ہوتا کہ حسن و چمک کیوجہ سے بلند معلوم ہوتی ہے ورنہ فی نفسہ زیادہ بلند نہیں ہے آپ کی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی۔ آنکھ مبارک کی پتلی نہایت سیاہ تھی رخسار مبارک ہموار ہلکے تھے آپؐ کا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا (یعنی تنگ نہ تھا) آپ کے دندان مبارک باریک آبدار تھے ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا ذرا فصل بھی تھا سینے سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی، آپؐ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت اور باریک تھی جیسا کہ مورتی کی گردن صاف تراشی ہوئی ہوتی ہے اور رنگ میں چاندی جیسی اور خوبصورت تھی۔ آپؐ کے سب اعضاء نہایت معتدل اور پُر گوشت تھے اور بدن گٹھا ہوا تھا۔ پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھے لیکن سینہ فراخ اور چوڑا تھا آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان قدرے زیادہ فصل تھا جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور کلاں تھیں بدن کا وہ حصہ جو کپڑوں سے باہر رہتا تھا روشن اور چمکدار تھا (چہ جائیکہ وہ حصہ جو کپڑوں میں محفوظ ہو) ناف اور سینہ کے درمیان ایک لکیر کی طرح سے بالوں کی باریک دھاری تھی اس لکیر کے علاوہ دونوں چھاتیاں اور پیٹ بالوں سے خالی تھے البتہ دونوں بازوؤں اور کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پہ بال تھے آپ کی کلائیاں دراز تھیں اور ہتھیلیاں فراخ نیز ہتھیلیاں اور دونوں قدم گداز پُر گوشت تھے ہاتھ کی انگلیاں تناسب کے ساتھ لانبی تھیں آپ کے تلوے قدرے گہرے تھے اور قدم ہموار تھے کہ پانی ان کی صفائی اور ملائمت کی وجہ سے ان پر ٹھہرتا نہ تھا فوراً ڈھل جاتا تھا۔ جب آپ چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور آگے کو جھک کر تشریف لے جاتے آپؐ تیز رفتار تھے اور ذرا کشادہ قدم رکھتے تھے جب آپؐ چلتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا پستی میں اتر رہے ہیں۔

● حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سُرخ جوڑا زیب تن فرما تھے میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپؐ کو بالآخر میں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ جمیل وحسین ومنوّر ہیں؟

←

حسنِ تکلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح سے جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔

● - حضرت حسنؓ کے ماموں ہند بن ہالہؓ نے فرمایا آپؐ اکثر اوقات خاموش رہتے تھے بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے

آپؐ کی تمام گفتگو ابتداء سے انتہا تک منہ بھر کر ہوتی تھی (متکبرین کی طرح نوکِ زبان سے کٹتے ہوئے حروف کے ساتھ آدھی بات نہ کرتے تھے) جامع الفاظ کے ساتھ کلام فرماتے تھے آپؐ کی کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی تھی نہ اس میں فضولیات ہوتی تھیں نہ کوتاہیاں کہ مطلب پوری طرح واضح نہ ہو۔

● - حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورؐ (بعض مرتبہ) کلام کو تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپؐ کے سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں؟

حسنِ تواضع

ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ تخلیہ میں عرض کرنا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی سڑک کے راستہ پر بیٹھ جائیے وہیں آکر سن لوں گا؟

● - حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کی عیادت فرماتے تھے جنازوں میں شرکت فرماتے تھے گدھے پر سوار ہو جاتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے آپؐ بنو قریظہ کی لڑائی کے دن ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی پھٹوں کی تھی اور کاٹھی بھی اسی کی تھی۔

● - کسی سفر میں چند صحابہؓ نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کا کام تقسیم فرما لیا ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا۔ دوسرے نے کھال اتارنا کسی نے پکانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکانے کے لیے لکڑی اکٹھی کرنا میرے ذمہ ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کام ہم لوگ خود کر لیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی کر لو گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ جل جلالہ بھی اس کو پسند نہیں فرماتے؟

● - حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر حج کیا اس پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جو چار درہم کا بھی نہ ہوگا۔

● - حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہ تھا اس کے باوجود بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہ تھا۔

● - حضرت امام حسینؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ آپؐ کی نشست و برخاست سب اللہ کے ذکر کیساتھ ہوتی تھی اور جب کسی جگہ آپ تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے اور اسی کا لوگوں کو حکم فرماتے کہ جہاں جگہ خالی ملے بیٹھ جایا کریں لوگوں کے سروں کو پھلانگ کر آگے نہ جایا کریں یہ امر جداگانہ ہے کہ جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے وہی جگہ پھر صدر مجلس بن جاتی آپؐ حاضرین میں سے ہر ایک کا حق ادا فرماتے تھے یعنی بشاشت اور بات چیت میں جتنا اس کا حق ہوتا اس کو پورا فرماتے کہ آپؐ کے پاس ہر بیٹھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا سب سے زیادہ اکرام فرما رہے ہیں جو آپؐ کے پاس بیٹھتا یا کسی امر میں آپؐ کی طرف مراجعت کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہ خود ہی اٹھنے کی ابتداء کرے؟

حسنِ اخلاق

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے مجھے کسی بات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف تک بھی نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے میں یہ فرمایا کہ کیوں کیا اور اسی طرح کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے (ایسے ہی خلقت کے اعتبار سے بھی حتی کہ) میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا؟

● - حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ قوم کے بدترین شخص کی طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تالیفِ قلوب کے خیال سے اپنی توجہ اور اپنی خصوصی گفتگو مبذول فرماتے تھے (جس کی وجہ سے اس کو اپنی خصوصیت کا خیال ہو جاتا) چنانچہ خود میری طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہاتِ عالیہ اور کلام کا رُخ بہت زیادہ رہتا تھا حتی کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں قوم کا بہترین شخص ہوں اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم توجہ فرماتے ہیں میں نے اسی خیال پر ایک دن دریافت کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) میں افضل ہوں یا کہ ابوبکرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا کہ عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا کہ عثمانؓ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمانؓ تو جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریحاً پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح صحیح فرما دیا (میری مدارات میں مجھے افضل نہیں فرمایا مجھے اپنی اس حرکت پر بعد میں ندامت ہوئی) اور یہ خیال ہوا کہ مجھے ایسی بات ہرگز نہیں پوچھنی چاہیے تھی۔

● - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ تکلف فحش بات فرماتے تھے نہ بازاروں میں چلا کر (خلافِ وقار) باتیں کرتے تھے برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہ فرماتے تھے؟

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اللہ تعالٰی کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کبھی کسی خادم

کو نہ کبھی کسی عورت (بیوی باندی وغیرہ)

•۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ برتاؤ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے یعنی چہرہ انور پر تبسم اور بشاشت کا اثر نمایاں ہوتا تھا آپ نرم مزاج تھے یعنی بات میں لوگوں کو آپ کی موافقت کی ضرورت ہوتی تھی تو آپ سہولت سے موافق ہو جاتے تھے نہ آپ سخت گو تھے اور نہ سخت دل تھے نہ آپ چلّا کر بولتے تھے نہ فحش گوئی اور نہ بد کلامی فرماتے تھے نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیوب پکڑیں نہ مبالغے سے تعریف کرنے والے نہ زیادہ مذاق کرنے والے اور نہ بخیل تھے آپ ناپسند بات سے اعراض فرماتے تھے یعنی ادھر التفات نہ فرماتے بلکہ سُنی ہی نہیں دوسروں کی کوئی خواہش اگر آپ کو پسند نہ آتی تو اس کو مایوس بھی نہ فرماتے تھے اور اس کا وعدہ بھی نہ فرماتے آپ نے تین باتوں کو اپنے آپ سے علیحدہ فرما رکھا تھا جھگڑے سے، تکبّر سے اور بے کار بات سے، اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا نہ کسی کی مذمت فرماتے تھے، نہ کسی پر عیب لگاتے تھے، نہ کسی کے لیے عیوب تلاش کرتے تھے؟

حُسنِ معاشرت

جریر بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مسلمان ہونے کے بعد سے کسی وقت مجھے حاضر ہونے سے نہیں روکا اور جب مجھے دیکھتے تھے تو ہنستے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ تبسّم فرماتے تھے۔

•۔ عبد اللہ بن حارث رضؓ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنے والا کوئی نہیں دیکھا؟

•۔ حضرت زید بن ثابت رضؓ (کاتب وحی) ایک جماعت کے استفسار پر فرمایا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ نہایت درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے جس قسم کا ہم تذکرہ کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے تھے جب ہم دنیاوی امور کا تذکرہ کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے تھے جب ہم دنیاوی امور کا تذکرہ کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی قسم کا تذکرہ فرماتے جس وقت ہم آخرت کی طرف توجہ کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت کے تذکرے فرماتے جب ہم کچھ کھاتے پینے کا ذکر کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھانے (کے آداب، فوائد، لذت، مسرّت) کا ذکر کرتے (یہ نہیں کہ دنیا کی بات بالکل سننا گوارا ہی نہ کریں)

•۔ ربیع کہتی ہیں کہ میں ایک طباق کھجوروں کا اور کچھ پتلی ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا دستِ مبارک بھر کر سونا اور زیور مرحمت فرمایا؟

بقیہ: وزیر بلدیات کا دورہ

فرمایا اور حجاج کو آنے والی چند مشکلات کا بھی ذکر کیا۔ بعد ازاں اچکزئی صاحب نے شام سٹرکٹ ہاؤس میں مختلف وفود سے ملاقاتیں کیں اور رات کو حج کانفرنس کے مندوبین کو نیشنل شپنگ کارپوریشن کی جانب سے دیئے گئے عشائیہ میں شرکت فرمائی۔

ڈو مارچ کو آپ جمعیت علماء اسلام کے مرکزی خازن مولانا حامد میاں کے ہاں کریم پارک تشریف لے گئے اور ناشتہ کے بعد وزیر موصوف اور مولانا کے درمیان مختلف مسائل زیر بحث آئے اور ساڑھے گیارہ بجے دس روزہ طوفانی اور تفصیلی دورہ کے بعد اسلام آباد تشریف لے گئے لیکن اس دوران ہزاروں لوگوں کے ذہنوں پر اپنی محنت شفقت سادگی اور اسلام دوستی کے انمٹ نقوش ثبت کر گئے۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں
ورنہ تعمیل ہرگز نہیں ہوگی
(ادارہ)

بقیہ: شیخ الہندؒ

۸ ـ مولانا اعزاز علی صاحبؒ شیخ الادب۔

۹ ـ مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ سابق صدر جمعیت علمائے ہند۔

۱۰ ـ مولانا عبد السمیع صاحبؒ مدرس دار العلوم دیوبند

۱۱ ـ شیخ التفسیر ولی کامل مولانا احمد علی لاہوری رح

۱۲ ـ مولانا محمد صدیق صاحب مہاجر مدنی رح

۱۳ ـ مولانا محمد صادق صاحب کراچی۔

۱۴ ـ مولانا عزیز گل صاحب

۱۵ ـ مولانا عبد الوہاب صاحب در بھنگہ

۱۶ ـ مولانا سید احمد صاحب مدنی بانی مدرسہ علوم شرعیہ مدینہ منورہ۔

۱۷ ـ مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی۔

۱۸ ـ مولانا عبد الرحیم صاحب پوپلزئی۔

۱۹ ـ مولانا سید حامد حسن صاحب۔

۲۰ ـ مولانا رحمت اللہ صاحب سہلوڑی۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ (جو اس وقت دار العلوم دیوبند کے نائب امیر تھے) حضرت شیخ الہندؒ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور دریافت کیا کہ آپ کا صحیح سیاسی مسلک کیا ہے یہ پیغام سنتے ہی حضرت پر ایک خاص حال طاری ہو گیا ارشاد فرمایا "حضرت الاستاذ (نانوتوی) کو کیا درس و تدریس تعلیم و تعلم کے لیے قائم کیا تھا، مدرسہ میرے سامنے قائم ہوا ہے جہاں تک میں جانتا ہوں، ۵۷ء کے ہنگامہ کی ناکامی کے بعد یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ کہ کوئی ایسا مرکز قائم کیا جاوے جس کے زیر اثر لوگوں کو تیار کیا جائے تاکہ ۵۷ء کی ناکامی کی تلافی کی جاوے۔ آخر میں ارشاد فرمایا (صرف) تعلیم و تعلم درس و تدریس جن کا مقصد اور نصب العین ہے میں ان کی راہ میں مزاحم نہیں ہوں لیکن اپنے لیے تو میں نے اسی راہ کا انتخاب کیا ہے۔ جس کے لیے دار العلوم کا یہ نظام میرے نزدیک حضرت الاستاذ نے قائم کیا تھا"

مدرسہ دیوبند کی یہی وہ اساسی خصوصیت تھی جس نے اس مدرسہ کے تمام کاروبار حتیٰ کہ تعلیم میں بھی ایسی ہی حیرت انگیز خصوصیات پیدا کیں اور وہ دینی اور مذہبی حمیت و غیرت کا ہمہ گیر ہی نہیں۔ عالمگیر جامعہ اور اقامتی ادارہ بن گیا۔

شہناز پرویز ایف۔ ایس۔ سی۔ لاہور

اسلام میں حقوق کی اہمیت

چونکہ انسان کا تعلق کائنات ارضی کی ہر چیز سے ہے۔ اس لیے ہر چیز کی ذمہ داری کا بوجھ بھی انسان پر ڈالا گیا ہے۔ حفاظت و نگہداشت کی ذمہ داری کا نام حق ہے اس کی جمع حقوق ہے۔ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے بنی نوع انسان کا خیال رکھے چونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا اعزاز بخشا ہے اس لیے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ کسی کو تکلیف نہ پہنچائے ایک انسان پر دوسرے بنی نوع انسان کا حق یہ ہے کہ بوقت ضرورت ان کی مدد کی جائے اور ان سے ہر موقع پر الفت و محبت کا سلوک روا رکھا جائے۔

آنحضرت سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:۔

بے شک تیری جان کا تجھ پر حق ہے۔ تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے۔ اور تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔

اللہ تعالےٰ نے پڑوسیوں کے بارے میں بھی فرمایا ہے کہ ان کے حقوق کا خاص خیال رکھا جائے مثلاً ان کے کھانے پینے کا، خوشی و غم کا، لینے دینے کا وغیرہ وغیرہ۔ ارشاد ہے کہ اگر ہم کھانا کھا رہے ہوں اور ہمارے پڑوسی بھوکے ہوں تو وہ کھانا جو ہم کھا رہے ہیں ہم پر حرام ہوگا۔

اور بہت سے ایسے حقوق ہیں جو ہم پر واجب ہیں۔

لیکن اسلامی نقطۂ نظر سے یہ نیکی نہیں ہے کہ اپنی بیمار ماں کو چھوڑ کر اپنے بیمار پڑوسی کی خدمت میں آمادہ ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ نے اسلام میں ماں باپ کے حقوق کی بھی وضاحت کی ہے۔ والدین کی عزت، خدمت اطاعت حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں یکساں ضروری قرار دی گئی ہے۔

ماں کا اسلام میں درجہ اور اس کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے اسلام میں ماں کے درجے کو بڑی اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اولاد کو چاہیے وہ اپنے ماں باپ کی بہتر خدمت کریں۔ اور اس میں سب سے زیادہ حق ماں کا ہے۔ ماں ایک ایسی ہستی ہے جس نے بڑے بڑے بزرگانِ دین کو جنم دیا۔ اور ان کو بہتر تربیت دے کر اپنا نام صدا کے لیے روشن کر دیا۔

اسلام میں ماں باپ سے ڈرتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ کیونکہ سب سے بڑا درجہ والدین کا ہے۔ اور سب سے افضل ماں ہے۔ اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ ماں اپنی نسوانی کمزوری کے باوجود سینکڑوں مصائب سے دوچار ہوتی ہے۔ لیکن وہ ان تمام مشکلات کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کرتی ہے۔ اور اس کی پیشانی پر بل تک نہیں آیا۔

حدیث نبویؐ میں والدہ کے ادب و احترام کی مزید تاکید کی گئی ہے۔ ایک شخص نے خدمتِ اقدس میں آکر دریافت کیا یا رسول اللہ حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے۔

فرمایا تیری ماں۔

پوچھا پھر کون؟

فرمایا تیری ماں۔

اس نے عرض کیا پھر کون؟

فرمایا تیری ماں۔

آپ نے تینوں مرتبہ یہی جواب دیا۔ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر ارشاد ہوا تیرا باپ اور اس کے بعد درجہ بدرجہ۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار بڑے گناہوں کا ذکر کیا اور اس میں سرِ فہرست ماں کی نافرمانی کو قرار دیا۔ اور فرمایا کہ تمہارے خدا نے ماں کی نافرمانی تم پر حرام کی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تیری ماں زندہ ہے۔ جواب دیا نہیں۔

آپ نے دریافت کیا خالہ ہے؟

گذارش کی ہاں رسول اللہؐ وہ ہیں۔

فرمایا کہ تو اس کے ساتھ اچھا اور نیک سلوک کر۔ یہی تیری توبہ ہے۔

چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپؐ کے بچپن میں ہی وفات پا گئی تھیں۔ تو آپؐ کی پرورش آپؐ کی کنیز ام ایمنؓ نے کی تھی۔ آپؐ ام ایمنؓ کو بہت پسند کرتے تھے۔ اور ان سے بہت خوش ہوتے تھے۔ اور فرماتے تھے ام ایمنؓ میری ماں ہیں۔

ایک مرتبہ ام ایمن نے آپؐ کو پانی پیتے دیکھا اور ان سے پانی طلب کیا۔ اس پر حضرت عائشہ رضؓ نے ناراض ہو کر کہا کیا تم حضورؐ سے پانی طلب کرتی ہو۔ ام ایمن نے کہا تم نے مجھ سے بڑھ کر حضور کی خدمت نہیں کی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ سچ کہتی ہیں۔ چنانچہ آپؐ پانی لائے اور انہیں پانی پلایا۔ ان احادیث سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ماں کا درجہ بہت عظیم قرار دیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ماں کو سب سے زیادہ افضل قرار دیا ہے۔ (انسان اللہ تعالےٰ کا بہت مشکور ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے بندوں کو بہت سی نعمتوں سے نوازا) لیکن اللہ تعالےٰ کے بعد جو ہستی ہے وہ ماں ہے جس کا انسان سب سے زیادہ مشکور ہے۔ مقابلتاً باپ کا اشتراک

میں آیا تھا۔ اس لیے تحریک پاکستان اور پاکستان کا بھی تمام تر سہرا قائداعظم محمد علی جناح سے پہلے بھی ہمارے سر پہ بندھا ہے۔ اور یہ قوم آج تک راہِ راست سے بھٹکی ہوئی ہے کہ قائداعظم اور جناب مولانا نورانی کو تسلیم نہیں کرتی اور محمد علی جناح ہی کو قیادت عظمیٰ کے شرف سے نوازتی ہے ۔۔۔ اور ہمارے خیال میں یہاں صورتحال مولانا نورانی کے بیان کی روشنی میں تحریک پاکستان کے وقت بھی یہی ہے کہ وہی دباؤ ڈال رہے تھے اور پاکستان کے نقشے کی لکیریں کرۂ ارض پر بن رہی تھیں ۔۔ سوال یہ ہے کہ اگر موجودہ کابینہ کے سول وزراء حکومت کے ساتھ کریڈٹ میں شریک نہیں ہیں تو جناب نورانی میاں اور دیگر لیڈران کرام اتحادی وزراء کو یہ طعن کیوں دیتے تھے کہ اگر وہ نظام مصطفیٰ نافذ نہیں کر سکتے تو حکومت سے علیحدہ ہو جائیں ۔۔ اب جب نظامِ مصطفیٰ کی ابتدائی شکلیں قانون بن کر سامنے آ رہی ہیں تو فرماتے ہیں کہ نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا کریڈٹ صرف جنرل ضیاء الحق صاحب کو ہی جاتا ہے۔

یہ فیصلہ تو تاریخ خود کرے گی اور عوام تو کر رہے ہیں کہ یہ کریڈٹ صرف جنرل ضیاء الحق صاحب کو جاتا ہے یا صرف اتحادی وزراء کو ۔۔ یا پھر دونوں کی مشترکہ مساعی کو ۔۔ لیکن یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جناب نورانی صاحب اور ان کی جماعت، اصغر خان اور جناب شیر باز مزاری اور ان کی جماعت کو بہرکیف کوئی کریڈٹ نہیں جاتا۔ اور اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں ان کی صلاحیتوں، کوششوں کی ادنیٰ پیش رفت بھی نہیں جس سے اسلام کے آفتاب طلوع ہونے میں مدد پہنچی ہو۔

اور یہ تو انتہائی دکھ کی بات ہے کہ مادرِ پاکستان جو خود کو خالق پاکستانی بھی سمجھتی ہے محترمہ مسلم لیگ اس وقت اپنے اندرونی اختلافات اور خلفشار کا شکار تھی جس وقت پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان ہو رہا تھا۔ آج مسلم لیگ متحد نہیں ہے لیکن پاکستان اپنے مقصد وحید اسلام کی منزل کی طرف گامزن ہے اور کسی جماعت کا اختلاف اس کیلئے سد راہ نہیں بن سکا۔ تو کسی بھی جماعت کے اندرونی اختلافات پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ نہیں کر سکتے۔ اگر پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس نظریہ کے نفاذ کا آغاز عملی شکلوں میں ظہور پذیر ہونا شروع ہو گیا ہے تو کسی بھی جماعت کیلئے یہ کہنے کا جواز اب باقی نہیں رہ جاتا کہ فلاں جماعت متحد ہو گی تو پاکستان باقی رہ سکتا ہے۔

کسی بھی جماعت کے عہدیداران کا اختلاف اور مفادات کے نقطۂ نظر کے ٹکراؤ کے باعث یہ غلط فہمیاں پھیلانا کہ عوام ذہنی تقسیم کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور پاکستان کے استحکام کو بھی خطرہ لاحق ہو چکا ہے اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد یہ مفروضہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے اور اس کی وقعت اپنی تمام تر اہمیت کے باوجود ختم ہو کر رہ گئی ہے۔

بہرحال جناب احمد شاہ صاحب نورانی خواہ کتنا بھی زور کیوں نہ لگالیں یہ کریڈٹ بزور بازو کبھی میسر نہیں ہوا کرتے کہ

ے این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ،

اور خطابت کے شعلہ افشانی سے عوامی ذہن کو حقائق و واقعات سے متصادم نہیں کیا جا سکتا۔ افسوس کہ آپ لوگوں کو اس وقت صحرا کی خاک چھاننا نصیب ہوئی جب قافلہ اسلام اپنی منزل کو پہنچ چکا تھا اور آپ ایسے لوگوں کو سوائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ بغلیں بجانے کے بعد اب بغلیں جھانکا کیجئے۔ آپ کے حصہ میں اس کے سوا اور کیا رہ جاتا ہے۔

بقیہ : اسلام میں حقوق

کم ہے۔ کیونکہ ماں ہی وہ ہستی ہے جو تمام تکلیفوں کا مقابلہ کرتی ہے۔ اپنے بچے کو اچھی تربیت دیتی ہے ۔ اور اسے ایک الگ مقام دیتی ہے اس کی ہر خوشی پر اپنی خوشی قربان کر دیتی ہے۔ اپنا سکون اپنی راحت اپنا آرام سب اپنے بچوں کے لیے وقف کر دیتی ہے ۔

۔ ایک دفعہ سرورِ کائنات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ جان نثار بھی حاضر تھے ۔ آپ نے فرمایا۔

وہ خوار ہوا۔ وہ خوار ہوا۔ وہ خوار ہوا۔

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون خوار ہوا؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔

آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی۔ ارشاد ہوا۔

تین مسافر کہیں جا رہے تھے۔ ابھی وہ راستے ہی میں تھے کہ موسلادھار بارش ہونے لگی۔ انہوں نے بھاگ کر ایک غار میں پناہ لی۔ ایک چٹان اوپر سے گری اور غار کا راستہ بند ہو گیا۔ انہوں نے خدا سے التجا کی انہوں نے سوچا کہ مشکل کا ایک ہی حل ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم اپنے نیک ترین عمل کے واسطے سے خدا کے حضور التجا کریں۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ اے پروردگار میرے والدین بوڑھے تھے۔ میں ایک غریب آدمی تھا۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں بکریاں چراتا تھا۔ شام کو بکریاں لے کر گھر آتا تو سب سے پہلے اپنی ماں اور باپ کو دودھ پلاتا اور پھر اس کے بعد اپنے بچوں کو پلاتا تھا۔ ایک روز جب میں گھر ذرا دیر سے لوٹا تو میرے والدین سو چکے تھے میں دودھ لے کر ان کے سرہانے کھڑا رہا۔ نہ ان کو جگاتا تھا اور نہ ہی ان کے پاس سے جاتا تھا۔ کیونکہ خدا جانے کب ان کی آنکھیں کھل جاتیں۔ پاسِ ادب سے بچوں کو بھی دودھ نہ پلاتا تھا۔ میرے بچے بہت بھوکے تھے۔ وہ بلک بلک کر رو رہے تھے۔ لیکن میں اسی طرح دودھ ان کے سرہانے لیکر کھڑا رہا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دودھ پیا۔ یا اللہ میں نے یہ کام اگر تیری رضا کیلئے کیا تھا تو پھر اس پتھر کو دور کر دے۔ یہ کہنا تھا کہ پتھر کچھ سرک گیا۔ اس طرح باقی دونوں آدمیوں نے دعا کی اور پتھر غار سے بالکل ہٹ گیا اور غار کا منہ کھل گیا۔

ماں کے بعد جو دوسری ہستی ہے وہ باپ ہے کیونکہ ماں کے ساتھ ساتھ باپ کی بھی پوری پوری کوششیں وابستہ ہیں۔ اس لیے ہر بچے کو چاہیے کہ وہ بڑا ہو کر اپنے ماں باپ کی بہتر خدمت کرے۔ قرآن پاک میں ماں باپ کی خدمت کی تاکید بارہ مختلف آیتیں نازل ہوئی ہیں۔

قرآن میں ارشاد ہے۔

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کر لیا کہ تم صرف خدا کی عبادت کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔

اسلام میں والدین کے اچھے سلوک کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ اگر ماں باپ مشرک ہوں تو تب بھی ان کی خدمت سے گریز نہ کیا جائے۔ لیکن اگر والدین شرک کی دعوت دیں تو

نور عالم قریشی ایڈووکیٹ

موجودہ بحران کا حل انتخابات ہیں

پاکستان قومی اتحاد نے بھٹو کی انتخابی دھاندلی کے خلاف ایک عظیم الشان تحریک چلائی تھی۔ اس تحریک کے سیاسی مقاصد کے علاوہ ایک بڑا مقصد یہ بھی تھا کہ ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے جائیں۔ عوام کا یہ انقلابی نعرہ بھٹو کے زوال کا سبب بنا۔ عوام کے اس انتخابی نعرہ نے ملک کے گوشے گوشے میں ایک انقلاب کی لہر پیدا کر دی۔ اور اس نعرہ کی بنیاد پر تمام ملک کی سیاسی جماعتیں چاہے ان کا تعلق دائیں بازو سے ہو یا بائیں بازو سے سب نے مل کر بلا لحاظ مشترکہ جدوجہد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بھٹو کی آمریت اس ملک سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئی اور عوام کو ایک تاریخی فتح حاصل ہوئی۔

بھٹو کا سیاہ دور ختم ہونے کے بعد جنرل ضیاء الحق ملک میں برسرِ اقتدار آ گئے۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنی نشری تقریر میں انتخابات کا اعلان کیا چونکہ جنرل ضیاء الحق اچھی طرح سے جانتے تھے عوام کی تحریک کی وجہ سے میں برسرِ اقتدار آیا ہوں اس لیے انہوں نے قوم کے جذبات اور احساسات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے انتخابات کرانے کا وعدہ کیا جو اب تک نوکر شاہی اور عوام دشمنوں کی ملی بھگت سے ایفا نہ ہو سکا۔

اس وقت پاکستان کو تقریباً ۳۰/۳۱ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے اس ملک کی دھرتی نے بڑے نشیب و فراز دیکھے۔ وطن عزیز سیاستدانوں کی محلاتی سازش کا شکار رہا، کبھی اس ملک کو فوجی جرنیلوں نے فتح کیا اور کبھی نوکر شاہی نے اس کو تختہ مشق بنایا حتیٰ کہ قائد اعظم کا بنایا ہوا پاکستان اب اپنی اصلی ہیت میں نہیں ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ملک میں افراتفری اور سیاسی بے چینی اس وقت پھیلتی ہے جب عوام کو ان کے قیمتی ووٹوں سے محروم کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں انتخابات منعقد کرانے میں ماضی میں بھی رکاوٹیں پیدا کیں اور ابھی تک اس غلط مفروضہ کا سہارا لے کر نوکر شاہی کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے انتخاب کے نعرہ کو دبایا جا رہا ہے جو ملک اور قوم کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔

ملک کی سالمیت اور جمہوریت کو مدنظر رکھتے ہوئے بائیں بازو کے لیڈر بھی انتخابات کا مطالبہ کر رہے ہیں جو الیکشن پر یقین نہیں رکھتے تھے چونکہ ہر باشعور اور جمہوریت پسند شہری اس سیاسی فلسفہ سے واقف ہے کہ آئینی بحران اور سیاسی تعطل کو ختم کرنے کے لیے ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات منعقد کرائے جائیں۔

عوامی حلقوں کی طرف سے جب انتخابات کا نعرہ شدت اختیار کر لیتا ہے تو عوام دشمن طاقتوں کی طرف سے یہ آواز آنی شروع ہو جاتی ہے کہ "اس وقت ملک انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے" یہ آواز نئی نہیں بلکہ ۱۹۴۷ء میں بھی ہمارے کانوں میں شکست خوردہ سیاست دانوں اور عوام دشمنوں کی طرف سے یہ آواز آتی تھی کہ "اس وقت پاکستان انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ یہ آواز ان لیڈروں کی طرف سے آتی ہے جو نوکر شاہی اور عوام دشمن پالیسی پر یقین رکھتے ہیں اور ہمیشہ محلاتی سازش کا شکار رہتے ہیں۔ جن کا ماضی داغدار ہے۔ دولتانہ، قیوم خان اور اسی طرح دوسرے شکست خوردہ سیاستدان جن کی بساط ہمیشہ الٹی رہتی ہے اور شکست جن کا مقدر بن چکی ہے۔ اس قسم کے سیاستدان سیاسی، فکری اور ذہنی طور پر مفلوج ہو کر رہ گئے ہیں اور بد قسمتی سے جنکی عمریں گِد کی طرح طویل ہو گئی ہیں اور عوام کو نوچ رہے ہیں اس قسم کے رجعت پسند اور شکست خوردہ لیڈر انتخابات پر یقین نہیں رکھتے اور نوکر شاہی کی بیساکھی کا سہارا لے کر برسر اقتدار آنے کی فکر میں رہتے ہیں۔

خان عبدالولی خان جو کسی زمانے میں جمہوریت کے چیمپئن تھے اور مارشل لا کی حمایت کو گناہ کبیرہ سمجھتے تھے وہ بھی اپنی جمہوری روایات سے ہٹ کر غیر جمہوری باتیں کر رہے تھے یعنی انتخابات کی بجائے احتساب یعنی پہلے احتساب اور بعد میں انتخاب۔ آج انہیں بھی اس بات کا احساس ہونے لگا ہے اور اپنے غلط موقف سے ہٹ کر صحیح سمت کی طرف آ گئے ہیں اور انتخابات کی باتیں کر رہے ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں پاکستان کے بحران کا حل صرف انتخاب ہیں۔

پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود نے ملتان کی تقریر میں ایک بار پھر اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ "حکومت نے انتخابات نہ کرائے تو ہم واپس آ جائیں گے" مفتی محمود صاحب بار بار اس بات کا اعلان کر چکے ہیں ہم حکومت کے ساتھ صرف اس وجہ سے تعاون کر رہے ہیں کہ وہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے۔ قومی اتحاد کی سیاسی جماعتیں انتخابات پر مکمل یقین رکھتی ہیں اور اپنے اخباری بیانات سے عوام کو یہ یقین دلا رہے ہیں کہ اکتوبر میں ملک میں انتخابات ضرور ہوں گے۔ حکومت کے حلقوں کی طرف بھی کئی بار یہ اعلان ہو چکا ہے کہ ملک میں انتخابات ضرور ہوں گے۔

عوام دوست اور جمہوریت پسند حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے کہ

موجودہ تمام مسائل کا حل انتخاب ہیں۔ ملک کی سالمیت اور جمہوریت کی بقاء اسی میں ہے جلد سے جلد انتخابات کرائے جائیں تاکہ غیر یقینی صورتحال کا خاتمہ ہو اور عوام کا ذہن مختلف قسم کی افواہوں سے محفوظ رہے عوام کے منتخب نمائندے ہی صحیح طور پر قوم کی ترجمانی کر سکتے ہیں تو نوکر شاہی کے پیدا کردہ مسائل صرف عوام کے چنے ہوئے نمائندے ہی حل کر سکتے ہیں چونکہ منتخب نمائندوں کی انتظامیہ پر گرفت مضبوط ہوتی ہے اس لیے بلا کسی خوف اور لالچ کے اپنے حلقوں کی نمائندگی کر سکتے ہیں۔

ملک کی موجودہ سیاسی اور معاشی حالت جس تیز رفتاری سے بگڑتی جا رہی ہے وہ لوگوں کے سامنے ہے اس پر عوام تشویش کا اظہار کر رہے ہیں ہیں پاکستان کے عوام اس مایوس کن اور غیر یقینی صورتحال سے کب تک دوچار رہیں گے؟

پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں چاہے ان کا تعلق دائیں بازو سے ہو یا بائیں بازو سے بار بار حکومت سے یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ بلا کسی تاخیر اور رکاوٹ کے انتخابات کا حتمی طور پر اعلان کیا جائے چاہے اس کے نتائج منفی ہوں یا مثبت حتیٰ کہ پیپلز پارٹی بھی اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ بحال کرانے کے لیے انتخابات پر مصر ہے لہٰذا ملکی اور قومی مفاد اسی میں ہے کہ پاکستان کو خطرناک بحران سے نکالنے کے لیے انتخابات جلد سے جلد کرائے جائیں عوام میں جو شکوک پیدا ہو رہے ہیں اور مختلف سیاسی حلقوں کی طرف سے اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ انتخابات نہ کرائے گئے یا ملتوی کئے گئے تو ملک کی صورت میں نہیں بچے گا۔ ان خدشات کو دور کرنے اور عوام کو اعتماد میں لینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ فی الفور انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا جائے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اور اس بات سے کوئی باشعور شہری انکار نہیں کر سکتا کہ ملک میں انتخابات منعقد نہ ہونے کی وجہ سے سیاسی عمل رک جاتا ہے اور ملک ایک خطرناک سیاسی اور آئینی بحران کا شکار ہو جاتا ہے اس غیر یقینی صورتحال میں سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگ جاتی ہے عوام کے افکار اور نظریات پر پہرے ڈال دیئے جاتے ہیں۔

جلسے، جلوس اور سیاسی مظاہرے حکومت کے لیے بہت بڑا خطرہ بن جاتے ہیں۔ ان حالات میں ملک میں قبرستان کا سناٹا ہو جاتا ہے اور ملک سوالیہ نشان بن جاتا ہے؟

عوام میں زبردست بے چینی پھیلنی شروع ہو جاتی ہے ایسے حالات میں کوئی بھی آمر اپنے اقتدار کے تحفظ کے لیے میکاولی ازم کا سہارا لیتا ہے اور اپنی کرسی کو بچانے کی خاطر عوام کے جذبات سے کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک میں ایک سیاسی ٹھہراؤ پیدا ہو جاتا ہے ایسے حالات میں فرقہ بندی اور علاقائی عصبیت شروع ہو جاتی ہے۔

بدقسمتی سے آج بھی ہمارے ملک میں کچھ تنگ نظر اور فرقہ پرست مولوی موجودہ سیاسی صورتحال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس قسم کے ناخوشگوار حالات پیدا کر رہے ہیں۔ ان کے غیر ذمہ دارانہ بیانات اور اشتعال انگیز تقریروں سے ملک میں دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنّی اور سندھی پنجابی، جیسی عصبیتیں جنم لے رہی ہیں اس قسم کی خطرناک عصبیتوں اور فرقہ پرستی سے ملک اور قوم کو نجات دلانے کیلئے حکومت پر لازم ہے کہ وہ ملکی، ملّی اور علاقائی مفادات اور عوام کے جذبات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جلد سے جلد

فخر الاماثل حکیم اسلام حضرت علامہ

قاری محمد طیب صاحب قاسمی مدظلہ العالی

جامع النقل والفضل حضرت مولانا علامہ قاری محمد طیب صاحب قاسمی مدظلہ العالی خدا انہیں دیر تک سلامت رکھے بانی دارالعلوم دیوبند کے حقیقی جانشین اور بڑے پوتے ہیں حضرت قاری صاحب کے اس مختصر تذکرہ کے ساتھ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی چند سطروں میں دارالعلوم دیوبند کا ابتدائی خاکہ بھی عرض کر دیا جائے قدرت نے اس تاریخی اور پاکیزہ خاندان کو حیرت انگیز بے مثل اور لاثانی خدماتِ دینیہ کیلئے مقبول و مبرور فرمایا اور دارالعلوم کی خدمات سے نوازا ہے یہ وہ دارالعلوم دیوبند ہے جس کے متعلق روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں تشریف لا کر فرمایا کہ مولوی صاحب میں اس دارالعلوم سے دین اسلام کے دریا بہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں کہ وہ دریا ساری دنیا کو سیراب کر رہے ہیں یہ دارالعلوم اسلامی علوم کا ایک ایسا سمندر ہوگا کہ اس سے اور متعدد ندیاں جاری ہوں گی پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ چونکہ یہ پوری دنیا کے لیے اسلامی علوم کا مرکز بنے گا لہٰذا اس کی تعمیر میں کافی توسیع رکھیں پھر خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصاء مبارک سے لکیر کھینچی اور فرمایا کہ اس لکیر پہ اپنے مدرسہ دارالعلوم کی بنیاد اور تعمیر رکھیں جب صبح کو حضرت قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ اٹھے تو صبح صبح اس مقام پہ گئے اور دیکھا تو لکیر کے وہ نشانات ابھی بالکل تازہ تھے سبحان اللہ پھر اسی لکیر پر دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی گئی جس کو آج ایک صدی سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے مگر دنیا دیکھ رہی ہے کہ دارالعلوم کو اللہ رب العزت نے کتنا بلند مقام بخشا ہے ۱۸۵۷ء کے بعد جب کفر بالکل بے حجاب ہو کر میدان میں نکل آیا اور اپنے مدِ مقابل تیرہ ۱۳ ہزار علمائے کرام کو تختۂ دار پہ لٹکا دیا گیا تو پھر دور دور تک ہدایات اور عمل کی کوئی کرن یا راہ نظر نہ آتی تھی تو پھر یہی شمع اسلام کے پروانے حضرت قاسم العلوم رحمۃ اللہ علیہ نے اس دارالعلوم میں بیٹھ کر قال اللہ اور قال الرسولؐ کی آواز بلند کی اور انگریز کے خلاف بھی یہیں سے مسلسل کئی تحریکیں چلائی گئیں اگر ایک تحریک ناکام ہوتی تو دوسری تحریک فوراً شروع کر دی جاتی اور پہلی تحریک میں جو ناکامیاں ہوتی تھیں ان کا سدباب کر دیا جاتا تھا حضرت قاری صاحب مدظلہ کے دادا بانی دارالعلوم دیوبند نے کتنے خلوص و ہمت سے کام کیا کہ آج تک آپ کے اصولوں کے مطابق کام کی رفتار میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں کیا اور علم و عرفان کے چشموں کو بھی خشک ہونے سے بچا لیا گیا ہے اور اس مقدس ادارہ نے بلا مبالغہ ہزاروں محدّث مفسّر - فقیہہ - مؤرخ - ادیب - مقرر - واعظ شاعر - اہل قلم - مدّبر مفکّر - دانشور اور پختہ کار سچے سیاستدان پیدا کئے ہیں اور یہ بھی غور کا مقام ہے کہ انگریز سامراج کی زبردست اور شدید مخالفت کے باوجود دارالعلوم دیوبند قائم رہا اور آج بھی الحمد للہ قائم ہے اور بفضل خدا ایسے عظیم الشان کام میں مصروف ہے جو اور کسی ادارہ کے حصہ میں نہیں آیا اس دور میں اگر علمائے دیوبند میدان میں نکل کر علوم حدیث پر کام نہ کرتے تو بلا شبہ آج مشرقی ملکوں میں بھی اس علم پر زوال آ چکا ہوتا اس لیے کہ دسویں صدی ہجری سے ممالک اسلامیہ مصر و شام ترک و یمن اور عراق و حجاز میں آثار ضعف ظاہر ہو کر ۱۲ ویں صدی ہجری میں یہ اضمحلال عروج و انتہا پہ پہنچ چکا تھا حضرت کے دادا صاحبؒ کے اولعزم ہونے کے ساتھ حضرت ممدوح مدظلہ کی دادی صاحبہ مرحومہ کا کمال بھی ملاحظہ فرمائیے قاری صاحب کی اپنی روایت کے مطابق جب تک دوران طالب علمی قاری صاحب حدیث شریف کا سبق پڑھا کرتے تھے تو واپسی کے بعد وہ سبق دادی صاحبہ مرحومہ کو سناتے تھے دوران تقریر حدیث بی بی صاحبہؒ سن کر آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے یہ سب کچھ حضرت الشیخ نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلوص کا اثر تھا کہ ایک رئیس اور بڑے زمیندار گھرانے کی لڑکی کو چند دنوں میں اتنا بلند مقام نصیب ہو گیا یہ پاک بی بی اپنے شوہر حضرت نانوتوی رحؒ کی ایسی جان نثار بیوی تھیں کہ حضرتؒ کو گائے کا دودھ بہت ہی مرغوب تھا اس لئے آپ کی اہلیہ محترمہ مرحومہ گائے کے دودھ کا پیالہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر کرنے کے لیے رات کو پہنچ جاتی تھیں مگر بعض مواقع پہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ گھر میں تشریف لاتے ہی نوافل شروع کر دیتے تھے اور دودھ کا انتظار بھی فرماتے تھے رفیقۂ حیات مرحومہ دودھ کا پیالہ لے کر کھڑی رہتی تھیں اس سلسلہ میں آپ کی زوجہ محترمہ مرحومہ کا بیان ہے کہ گاہ بگاہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ حضرتؒ نوافل میں پوری رات گذار دیتے تھے اور میں بھی پوری شب دودھ کا پیالہ لے کر خدمت اقدس میں پیش کرنے کے لیے کھڑی رہتی تھیں جب صبح کی آذان ہوتی تو آپؒ فرائض کی تیاری کرنے کے لیے اٹھتے تو میں بھی کا پیالہ آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیتی (سوانح قاسمی جلد اوّل) تاریخ کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ دارالعلوم کے قائم ہو جانے کے بعد دنیا میں ہزاروں انقلاب آتے آتے رہتے ہیں اور آتے رہیں گے مگر

انشاء اللہ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند کو یہ غیبی نصرت اور حمایت حاصل رہی ہے کہ بڑی سے بڑی مخالفت کے باوجود دارالعلوم کو بال برابر بھی نقصان نہیں پہنچا اور انشاء اللہ نہ پہنچایا جا سکے گا اس کی واحد وجہ اور سبب بھی بظاہر بانیان دارالعلوم دیوبند کا خلوص ہی ہے دشمن اگر قوی است ونگہبان قوی تر است اور ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔ اب بانی دارالعلوم کی عملی یادگار جامع شریعت وطریقت حضرت الحاج مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی دامت برکاتہم کی شکل وصورت میں موجود ہے اور جس خوش قسمت کو حضرت قاری صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے وہ ہمارے اس بیان کی ضرور تائید کریں گے کہ آپ اپنے اسلاف کے ہر لحاظ سے عین نقش قدم پر اب مُعمّر ہونے کے باوجود بھی علوم اسلامیہ کی بے لوث خدمات میں شب وروز مصروف ہیں بفضل خدا احقر راقم کو حضرت ممدوح مدظلہ العالی کی تقریر سننے کا شرف بارہا حاصل ہوا ہے آپ کی تقریر میں بیان ایسا سلجھا ہوا ہے کہ آپ بے ڈھب جذبات کا شکار ہوئے بغیر روانی تقریر میں بالکل کوئی فرق نہیں آتا بلکہ موضوع کی مناسبت سے مسلسل عجیب وغریب مثالیں دے کر اپنی بات سامعین کے ذہن میں اتار دیتے ہیں ایک موقع پر خیر المدارس جالندھر (حال ملتان) کے سالانہ جلسہ میں نماز کے فلسفہ پر تقریر فرما رہے تھے جو اب کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکی ہے پہلے تو آپ نے فلسفہ کو زیر بحث بنا کر فرمایا کہ میں نہ فلسفی ہوں اور نہ ہی میری تعلیم پر فلسفہ کا غلبہ ہے۔ یوں بھی دین کی اساس عشق ومحبت حق پر ہے اور عقل وفلسفہ کی بغرور نفس پر متدین مبتلائے حق ہوتا ہے اور فلسفی مبتلائے نفس یہاں محض دماغی الجھنیں ہیں اور وہاں ربانی قلبی عشق ومحبت سے پھر فلسفہ دان طبقہ کو کئی طبقوں میں تقسیم فرما کر افلاطون الٰہی کے متعلق فرمایا کہ شیخ عبدالکریمؒ نے جو مکاشفات ووارداتِ میں شیخ محی الدین ابن عربیؒ جیسے صاحب اسرار کے ہم پایہ ہیں اپنی ایک کتاب "الانسان الکامل" میں افلاطون کے مناقب ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں افلاطون کی قبر پر گیا دیکھا کہ اس کی قبر انوار وبرکات سے پر ہے۔ چنانچہ مراسم سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی عظمت سے افلاطون کا دل لبریز تھا وہ فلسفیوں کی طرح متکبر اور خود اعتماد نہ تھا۔

افلاطون نے موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور ایک دفعہ اتفاقی ملاقات بھی ہوئی ہے مگر بلا تعارف دپہچان موسیٰ علیہ السلام کے کلام سے انہیں ایک جلیل القدر عالم اور بابصیرت انسان سمجھتے ہوئے افلاطون نے ان سے ایک بہت پیچیدہ اور اہم سوال کیا کہ "اگر آسمان کو کمان فرض کریں اور حوادث ومصائب کو تیر جو اس کمان سے برس رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو تیر انداز تو بچاؤ کی کیا صورت ہے؟ ظاہر ہے کہ بظاہر بچاؤ کی کوئی بھی صورت نظر نہیں آ سکتی کیونکہ نہ تو آدمی اس آسمان کے تلے سے بھاگ کر کہیں جا سکتا ہے اور نہ زمین سے مل کر کسی اور زمین پر پہنچ سکتا ہے جو اس آسمان کی چھت سے باہر نکلی ہوئی ہو اور پھر وہ کونسی جگہ ہے کہ خداوند قدوس جیسے تیر انداز کی زد سے بچ کر کوئی کہیں بھی سر چھپائے جبکہ وہ خود ہی تیر برسانا چاہے پس جبکہ تیر انداز تو لا محدود احاطہ والا ہو کمان کا قوس وہم وخیال کی پہنائی سے بھی زیادہ وسیع ہو اور مصائب وآفات انسان کیلئے پیدائشی طور پر لازم ہوں کہ لقد خلقنا الانسان فی کبد اور بنص حدیث شریف کہ انسان کے خمیر پر ۲۹ دن غمی کا مینہ برسایا گیا ہے اور ایک دن خوشی کا اسی لیے انسان پر خوشی تو کبھی کبھی آتی ہے مگر غمی اور فکر ہر وقت سوار رہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں مصائب سے بچنے کی تدبیر بتانا کوئی آسان بات نہ تھی مگر موسیٰ علیہ السلام نے برجستہ جواب دیا کہ اس صورت میں بچاؤ کی شکل یہ ہے کہ آدمی تیر انداز کے پہلو میں آ کھڑا ہو تو پھر تیر اس پر ہرگز ہی اثر نہیں کرے گا اللہ کا پہلو اور اس کا جنب اس کی پناہ ہے "ذکر اللہ" یعنی ذکر اللہ اور یاد حق میں مشغول رہے تو مصائب وفتنے اس پر ادنیٰ اثر بھی نہیں کریں گے چنانچہ ذکر اللہ کرنے والے لوگ یعنی اہل اللہ ہمیشہ آفات ومصائب سے بری رہتے ہیں اور ان پر کوئی مصیبت اثر نہیں کرتی آپ شاید یہ سوال کریں کہ یہ دعویٰ تو بداہت اور واقعات کے خلاف ہے اہل اللہ بھی یقیناً گرفتار مصائب ہوتے ہیں دنیا میں جتنی چیزیں آفات ومصائب شمار کی جاتی ہیں فقر وفاقہ۔ مرض۔ ہجوم اعداد۔ قہر حکام۔ غلبۂ عدو۔ تنگدستی ناداری۔ توہین۔ بدگوئی وغیرہ وغیرہ وہ سب اسی طرح اہل اللہ پر برستی ہیں جس طرح عام خلق کے اور پہ حدیث میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اشد بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل۔ یعنی انبیاءؑ سب سے زیادہ مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں اور پھر جو جس درجہ میں ان کے مشابہ ہو ایک اور حدیث میں آیا ہے فرمایا ما اوذی نبیٌ ما اذیت یعنی کوئی نبیؑ اتنی اذیت نہیں دیا گیا جتنی کہ میں دیا گیا ہوں اس لیے یہ دعویٰ بالکل نیا ہو گا پھر قاری صاحب نے زور دے کر فرمایا کہ یہ واقعہ عجیب نہیں بلکہ واقعی اہل اللہ مصائب کا شکار نہیں ہوتے۔ اس لیے ان کی کیفیت اس عارضی راحت ومصیبت سے بالاتر ہوتی ہے بلکہ ان کا مذہب تو یہ ہوتا ہے کہ ع ہر کہ از دوست می رسد نکوست۔ اس لیے وہاں سے راحت آئے تب وہ خوش ہیں اور مصیبت آئے تب وہ راضی ہیں تو اس سے بڑھ کر راحت اور کیا ہو سکتی ہے کہ کوئی چیز ان کی طبیعت کے خلاف ہی نہ پڑے اس لیے کہ مصیبت کے معنی ہی خلاف طبع ہوتے کے ہیں ایک شخص کو جیل کی قید بند اس لیے تو مصیبت نظر آتی ہے کہ وہ طبیعت کے خلاف ہے مرض اسی لیے تو بھاری مصیبت معلوم محسوس ہوتا ہے کہ وہ طبیعت کے موافق نہیں ہے اگر ان ہی چیزوں سے کسی کو لذت آنے لگے تو پھر ان میں مصیبت ہونے کی شان ہی کب باقی رہ سکتی ہے؟ بس اسی شغل باطن اسی تعلق مع اللہ اور اسی ذکر الٰہی کے انہماک کو موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے پہلو سے تعبیر کیا تو افلاطون نے یہ جواب سن کر موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہو نہ ہو آپ ضرور ہی خدا کے پیغمبر ہیں کیونکہ یہ جواب پیغمبر کے سوا دوسرا ہرگز ہی نہیں دے سکتا جس کی وجہ یہ ہے کہ اس جواب کا تعلق عقل سے نہیں بلکہ معرفت سے ہے۔ قارئین حضرات یہ صرف ایک مختصر سا قاری صاحب کی تقریر کا سیمپل ہے ورنہ قاری صاحب کی تقریر سے تو بڑے بڑے علماء کرام ہی محو رہو جاتے ہیں اسی خیر المدارس میں ایک اور موقع پر حضرت قاری صاحب کا خطاب جاری تھا تو

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لے گئے شاہ جی کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہے مگر پھر وجد کی سی حالت پیدا ہوگئی بے اختیار نعرۂ تکبیر بلند کیا اور منٹ کی اجازت لے کر مائیکروفون پہ آ کھڑے ہوئے اور اپنے تصنیف شدہ دو شعر حضرت قاری صاحب کی طرف ہاتھ سے بار بار اشارہ کر کے اور مجمع کی طرف مخاطب ہو کر پڑھے اور فرمایا کہ میں اپنے یہ دونوں شعر حضرت قاری صاحب کی خدمتِ اقدس میں بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں قارئین کی ضیافت طبع کیلئے وہ دونوں شعر درج ذیل ہیں ؎

بخت اگر رسا شود دست دہد سبوئے خویش
از نگہہ سمن برے، لالہ رخے نکوئے خویش

باغ و بہار ما ندیم یعنی کہ جنت النعیم
روئے خوش است وخوئے خوش بوئے خوش وگوئے خوش

حضرت قاری صاحب جیسا کہ فن تقریر کے شہنشاہ ہیں ایسے ہی تحریر میں بھی آپکو ملکہ تامہ حاصل ہے متعدد کتب کے مصنف ہیں عربی اشعار میں بھی آپ نے ایک کتاب عہد شباب میں تصنیف فرمائی تھی تقریباً اب وہ نایاب ہے، آپ کے اہتمام میں دار العلوم نے بہت ہی ترقی حاصل کی ہے اور نصف صدی سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے کہ آپ کے زیر انتظام دنیائے اسلام کی یہ عظیم یونیورسٹی روز افزوں ترقی کی جانب رواں دواں ہے، حضرت قاری صاحب مدظلہ کی تصنیف "فطری حکومت" موجودہ وقت میں جس کے مطالعہ کی راقم اپنے تمام احباب کو پرزور سفارش کرتا ہے اس کے آخر سے بطور نمونہ "خلافت باطنہ کے چار بنیادی اصول" تبرکاً پیش خدمت کر رہا ہے اور اپنے ساتھیوں سے اس پر عمل کرنے کی اپیل کرتا ہے "وھو ہذا" "خلافت باطنہ کے چار اصول ہیں جن سے خلافت ظاہری کی ابتداء کی جاتی ہے اولاً تلاوت آیات تاکہ اس کتاب مبین سے دلچسپی اور اس کی طرف رجوع پیدا ہو جو خلافت الٰہی کی روح رواں ہے۔ دوسرے تعلیم کتاب جس سے وہ روح قلوب میں رچ جائے اور انسان میں علم معرفت کی معقولیت پیدا ہو اچھے برے کی تمیز ہو جائے وہ وساوس اور تخیلات کی بجائے حقائق و دقائق اور حجت و برہان پر اپنے ہر کام کی بنیاد قائم کر سکے تیسرے تزکیہ جس سے دلوں میں زیغ کجی اور نفسانیت کے شیطانی اور بہیمی جذبات مغلوب و مقہور ہو جائیں فہم میں استقامت آجائے اور جو کہا جائے اسے صحیح صحیح سمجھنے کی اہلیت دل میں پیدا ہو جائے۔ چوتھے اتباع اسوہ حسنہ اور حکمت کی پیروی جس سے عمل کا راستہ سیدھا رہے اور بھٹکنے کے احتمالات کا سد باب ہو جائے جس سے قلب میں تردد اور تذبذب نہ آنے پائے بلکہ ایک لازوال یقین اور شرح صدر کی کیفیت راسخ ہو جائے ان چاروں اصولوں سے قلب کو خدائے برتر سے نسبت و مناسبت پیدا ہو گی جس سے باطنی طور پر آدمی "خلیفۃ اللہ" بن جائے گا اور اس سے خلافت ظاہرہ کی بنیاد پڑ جائے گی اسی لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبرانہ فرائض یہی چار امور قرآن کریم نے ذکر فرمائے ہیں۔

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی سکھاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

بالآخر خلافت باطنہ کی یہ صالح جماعت ۱۳ سال میں پیدا ہوئی اور اس نے خلافت ظاہرہ کو آفاق میں پھیلا دیا (بحوالہ فطری حکومت صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۳ مطبوعہ مکتبہ نادیۃ الادب الاسلامی ملتان) یہ ایک حوالہ صرف کتاب کے تعارف کے لیے پیش خدمت ہے نظام اسلام کو سمجھنے کے لیے حضرت قاری صاحب مدظلہ کا مسلم اقوام پر یہ ایک عظیم احسان ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العلمین حضرت علامہ قاری صاحب کا سایہ ہمارے اوپر دیر تک سلامت رکھے اس قحط الرجال کے پرفتن دور میں ایسے بزرگوں کا وجود مسعود ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ آمین۔

شہر شہر سے

ترتیب: قمر ہاشمی

قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مشترکہ مقاصد کیلئے جدوجہد کریں

حضرت درخواستی مدظلہ

جمعیتہ علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد عبیداللہ درخواستی نے کہا ہے کہ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے نظام مصطفےٰ کے نفاذ کیلئے عوام کی مسلسل جدوجہد بار آور ثابت ہوئی ہے انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ ملک میں زکوٰۃ، عشر اور اسلامی حدود کے نفاذ سے جرائم اور سماجی برائیوں کے خاتمے میں مدد ملے گی اور ملک میں صحت مند معاشرہ وجود میں آئے گا انہوں نے کہا کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کا فرض ہے کہ وہ شرعی قوانین کے کامیابی سے نفاذ کی ضمانت دے انہوں نے علماء کرام پر زور دیا کہ وہ اپنے ذمہ داری کو احسن طریق سے نبھائیں اور باہمی اختلافات کو ختم کر دیں مولانا درخواستی نے انتظامیہ کے افسروں پہ زور دیا کہ قوم نے شرعی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں ان کے کندھوں پہ ذمہ داری ڈالی ہے وہ اسے محسوس کریں انہوں نے امید ظاہر کی کہ سول انتظامیہ مثبت کردار ادا کرے گی بصورت دیگر اسلام دشمن عناصر کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ اسلامی قوانین جمہوری طریقہ سے نافذ نہیں کئے جا سکتے انہوں نے کہا کہ ملک کو درپیش مسائل سے حل کرنے کے لیے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کرے انہوں نے کہا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ قومی اتحاد کے پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مشترکہ مقاصد کیلئے جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ماضی اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی قوم نے اپنی قوتوں کو سمیٹ کر متفقہ جدوجہد کی وہ کامیاب ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں تحریک پاکستان تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کو بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے مولانا درخواستی نے افغانستان اور ایران کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ اسلام دنیا میں ایک غالب قوت کی حیثیت سے ابھرے گا انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے بعد ایران میں بھی اسلامی نظام کے نفاذ کی کوشش جاری ہے اور افغانستان میں نامساعد حالات کے باوجود علماء اور دیندار عوام اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں مصروف ہیں انہوں نے کہا کہ یہ لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں جو ہر قسم کی پریشانی اور صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے وطن میں اور وطن سے دور رہ کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے کوشاں ہیں انہوں نے پاکستانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے افغانستان کے بھائیوں کی بھرپور امداد کریں۔

فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن "۱۹۰۱ء" کو مولانا محمد اسحاق خوستی نے چیلنج کر دیا

(کوئٹہ) جمعیتہ علماء اسلام و پاکستان قومی اتحاد ضلع ژوب کے صدر مولانا محمد اسحاق خوستی نے صوبائی شریعت بنچ بلوچستان میں الیف۔ سی۔ آر (فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن) کے خلاف درخواست دائر کر دی۔ انہوں نے اپنی درخواست میں مطالبہ کیا ہے کہ چونکہ الیف سی۔ آر اسلامی قوانین کے متصادم ہے اس لیے صوبائی شریعت بنچ اس قانون کو اسلام کے مطابق بنائیں

کوئٹہ

علاقہ مند مکران ڈویژن کے مندرجہ ذیل افراد نے جمعیت علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا ہے

مولوی عبدالسلام ایجباڑی، عبدالغنی ایجباڑی خالد محمود ایجباڑی، عبدالقادر ایجباڑی، مراد بخش ایجباڑی، بشیر احمد، قاری حفیظ اللہ، مولوی عبدالستار مولوی لعل بخش، احسان الحق ایجباڑی۔

انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے صوبائی صدر مولانا عبدالواحد اور قائد جمعیتہ مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ جمعیتہ کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات، حافظ حسین احمد نے ان کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے۔

کارروائی اجلاس تحصیل اوکاڑہ

جمعیت علماء اسلام تحصیل اوکاڑہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا خلیل احمد صاحب رشیدی منعقد ہوا تنظیمی امور پر حضرت مولانا سید ابرار حسین شاہ گیلانی نے روشنی ڈالی اور تفصیل سے جماعت کے پروگرام اغراض و مقاصد بیان کئے اور کنوینروں سے رکنیت سازی کی رپورٹ کا مطالبہ کیا۔ کام تیز رفتار ثابت ہوا۔ جماعت کو منظم بنانے پر غور خوض ہوا۔ اختتام اجلاس بالدعا ہوا۔

افغانستان سے احتجاج

ڈیرہ اسماعیل خان شہر۔ کلاچی ٹانک اور دراین میں یوم تشکر کے موقع پر منعقد ہونے والے اجتماع میں درج ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

"یہ اجتماع افغانستان میں حامیان اسلام کے خلاف ظلم و تشدد کی شدید مذمت کرتا ہے اور احتجاج کرتا ہے کہ وہاں کی حکومت اسلام دشمن کارروائیوں سے فوراً باز آجائے ہم حکومت پاکستان کی وساطت سے عالم اسلام کے سربراہوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہاں کے جید عالم دین اور روحانی پیشوا مولانا محمد ابراہیم مجددی اور ان کے رفقاء اور دیگر حضرات کو فوری طور پر رہا کروائے۔"

امن کے نام پر جنگ کے شعلے بھڑکائے جا رہے ہیں

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نظماء مولانا محمد اجمل خان اور قاضی عبداللطیف نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اسلامی تعزیرات اور قوانین کے ایک حصہ کے نفاذ سے پاکستان قومی اتحاد نے قوم کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو ایک حد تک پورا کر دیا ہے اب قوم کا فرض ہے کہ وہ اس نظام کو کامیاب بنانے کے لیے حکومت اور قومی اتحاد سے بھرپور تعاون کریں تاکہ مزید قوانین کو بھی صحیح طریقہ سے جلد از جلد نافذ کیا جا سکے انہوں نے کہا کہ ملک کی سلامتی اور یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے سے گریز کیا جائے اور قوم کو ہم آہنگی اور امن و امان سے رہنے کی تلقین کی جائے۔

انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے علماء سے اپیل کی کہ اسلامی نظام حیات کے لیے اپنے فروعی اختلافات کو بھلا کر تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کی طرح متحد ہو جائیں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی بجائے متحدہ طرز عمل کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے ایک فرقہ کے علماء کی اس روش پر اظہار افسوس کیا کہ وہ ملک میں فرقہ وارانہ جنگ بھڑکانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو اس سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اور اسلامی قدریں مجروح ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ ایران اور بعض دوسرے ممالک کے انقلابات نے اس حقیقت کو ایک بار پھر واضح کر دیا ہے کہ اقوام اور ممالک کے استحکام و تحفظ کا دار و مدار اسلحہ سے نہیں بلکہ نظریات پر قائم انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو مزید مستحکم اور مضبوط بنانے کیلئے اسلامی نظریات کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے اور اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کی جائے انہوں نے اس امر پہ تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں امن کے نام پر جنگ کے شعلے بھڑکائے جا رہے ہیں در اصل بڑی طاقتیں چھوٹے ممالک کو آپس میں لڑا کر اپنا مقصد نکالنا چاہتی ہیں اور اس وجہ سے دنیا کا امن تہ و بالا ہے انہوں نے کہا کہ رابطہ عالم اسلامی قرآن و سنت کے نظریات کے ذریعہ دنیا میں قیام امن کے سلسلہ میں ایک اہم اور مثالی کردار ادا کر سکتا ہے انہوں نے کہا سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ تمام مسلمان ملکوں میں مشترکہ جد و جہد کے ذریعہ قرآن و سنت کا قانون نافذ کیا جائے پھر بڑی طاقتوں کی خود غرضانہ چپقلش سے علیحدہ رہ کر عالم اسلام کے تحفظ اور سلامتی کے لیے ایک انجمن تشکیل دی جائے جو متحد و منظم ہو کر اسلامی ممالک کو ایک بلاک بنانے کی کوششیں جاری رکھے تاوقتیکہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کر لے انہوں نے کہا کہ اگر اسلامی ممالک اپنے وسائل پر بھروسہ کریں اور اتحاد و یگانگت کا ثبوت دیں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو سرنگوں نہیں کر سکتی اور وہ دنیا کے نظام امن کے قیام میں مؤثر اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں انہوں نے قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہ متحد رہے اور انہوں نے اپنے وسائل پر اعتماد کرتے ہوئے دنیا میں شاندار کامیابی حاصل کی۔

شمولیت کا خیر مقدم

اوکاڑہ جمعیت علماء اسلام کی رکنیت سازی مہم کے دوران تحصیل اوکاڑہ میں بھاری تعداد میں لوگ جمعیت میں شامل ہو رہے ہیں حال ہی میں علاقہ کے مشہور کھرل برادری سے تعلق رکھنے والے چوہدری اکرام اللہ، ان کے علاوہ چوہدری محمد منشا بھٹا ایڈووکیٹ محمد غوث نمبردار، رائے محمد اقبال اپنے سینکڑوں ساتھیوں سمیت جمعیت میں شامل ہوئے ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے صدر مولانا سید ابرار حسین گیلانی جنرل سیکرٹری مولانا غلام محمود انور اور تحصیل اوکاڑہ کے صدر مولانا خلیل احمد رشیدی نے ایک مشترکہ بیان میں جمعیۃ میں ان حضرات کی شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ ان کی شمولیت سے علاقہ میں جمعیت ایک مؤثر قوت بن کر ابھرے گی۔

جمعیت علماء اسلام صوبہ سرحد کے سالارِ اعلیٰ کا دورہ

گذشتہ دنوں جناب صاحبزادہ خالد جان صاحب آف سخاکوٹ سالار اعلیٰ جمعیت انصار الاسلام صوبہ سرحد، تحصیل نوشہرہ کے دورہ کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ آپ نے جمعیۃ انصار الاسلام کی تنظیم کے سالار جناب ریٹائرڈ ڈی، ایم، اے، الیف، دی محمد عمر صاحب آف رسالپور اور جناب حکیم احمد رفیع الدین ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام و جنرل سیکرٹری پاکستان قومی اتحاد تحصیل نوشہرہ سے ملاقات کی اور تنظیمی امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

نیز: تنظیمی امور میں جمعیت انصار الاسلام کی رکنیت سازی کیلئے پروگرام دیا۔ آپ نے کہا جمعیۃ علماء اسلام کی یہ رضاکار تنظیم حالات کے مطابق اپنے اکابرین کے جلسے جلوسوں میں حفاظتی دستہ کا کام کریگی اور جلسوں میں یہ جماعت رضاکارانہ خدمت اور جمعیت علماء اسلام کے ذریعہ عوام الناس کے فلاحی کاموں کو سرانجام دینے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ آپ نے محمد عمر صاحب سالار تحصیل نوشہرہ پر تنظیم میں زیادہ سے زیادہ ارکان شامل کرنے کے لیے زور دیا۔ اور تنظیمی سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لیے کہا۔ آپ نے جمعیت علماء اسلام نوشہرہ صدر کے سالار عبد الجلیل صاحب کے ہاتھ زخمی ہو جانے پر ان کے لیے دعائے صحت کی۔

آپ نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ پر پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود صاحب و صدر مملکت پاکستان کے اس شاندار کارنامے پر ان کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور انصار الاسلام کے رضاکاروں سے کہا کہ وہ ملک میں پھیل کر قریہ قریہ بستی بستی جمعیت انصار الاسلام کی تنظیم قائم کریں۔ اور اس طرح اسلامی نظام کی مضبوطی کے لیے کمربستہ ہو جائیں۔ دعا پر اجلاس برخاست ہوا وہ آئندہ ماہ نوشہرہ کا تفصیلی دورہ کریں گے تنظیمی کام کا جائزہ لیں گے۔

اسلام پورہ لاہور

پاکستان قومی اتحاد حلقہ ۱۲ اسلام پورہ کے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود اور صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کو اعلان ۱۲ ربیع الاول پر مبارکباد پیش کی گئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب عبد الحفیظ بھیروی نے کہا کہ اسلامی نظام پاکستان کا مقدر بن چکا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت پاکستان میں اسلامی نظام کو نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ صدر مملکت اور صدر قومی اتحاد مبارکباد کے مستحق ہیں۔

پورے ملک میں یوم تشکر شان و شوکت سے منایا گیا

لاہور: یوم تشکر کے سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمود نے شاہی مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی لاکھوں افراد نے اس خصوصی جمعہ میں شرکت کی۔ ضلع لاہور کے امیر ملک شیر محمد ناظم اعلیٰ مولانا سعید الرحمٰن علوی۔ نائب ناظم جناب محمد یوسف ایڈووکیٹ۔ مولانا محمد ابراہیم ناظم نشریات اللہ داد صدیقی نے مفتی صاحب کے پروگرام جمعہ اور یوم تشکر کو خصوصی طور سے منانے میں خصوصی اہتمام کیا تمام شہر میں نماز جمعہ کے لیے پوسٹر لگائے گئے۔ اور تمام مقامی مسجدوں میں خصوصی نماز شکرانہ ادا کی گئیں۔

پشاور: پاکستان میں نفاذ شریعت کی خوشی میں یوم تشکر بڑے جذبہ و جوش سے منایا گیا۔ ختم قرآن پاک کی محفلیں منعقد ہوئیں پلاؤ اور شیرینی بانٹی گئی۔ مولانا فضل الرحمٰن نے یوم تشکر کے سلسلے میں درس قرآن دیا۔ قاری محمد اسماعیل نے اپنی تقریر میں صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور صدر پاکستان قومی اتحاد کو مبارکباد پیش کی۔ مولانا فیاض الرحمٰن علوی نے تعزیرات کے نفاذ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

ڈرگ روڈ کراچی: مختلف اجتماعات سے مولانا محمد سلیم اللہ خان۔ مولانا سید عبد المجید ندیم۔ مولانا ذکریا۔ مولانا خان محمد ربانی۔ عبد القیوم صاحب پروفیسر اکرام الحق خیری مفتی احمد الرحمٰن مولانا ابوبکر خطیب پی۔ آئی۔ اے نے اسلامی نظام شریعت کے نفاذ پر جنرل ضیاء الحق اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو فرداً فرداً مبارکباد پیش کی اور عوام کو اسلامی نظام کی خوبیوں سے روشناس کرایا۔

خان گڑھ: قاضی بشیر احمد۔ سید صدر الدین شاہ خان فاروق احمد، خان محمد جمیل اور مولانا احمد الرحمٰن نے اسلامی نظام کی مبارکباد کے تار صدر جنرل ضیاء الحق کو ارسال کئے۔

جھاوریاں سرگودھا: صوفی اللہ بخش نے نظام شریعت کے نفاذ پر حضرت مفتی صاحب اور جنرل ضیاء الحق کو مبارکباد پیش کی اور صحت کاملہ اور عمر درازی کی دعا کی۔

غازی پور: اہل غازی پور نے ۱۲ ربیع الاول کے دن اسلامی نظام کے نفاذ پر صدر مملکت اور مفتی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔

اباڑہ۔ ڈھرکی (سکھر): اباڑہ اور ڈھرکی میں عوام نے جلسوں میں اسلامی نظام کے نفاذ پر خوشی کا اظہار کیا۔ شرینی اور روٹی تقسیم کی گئی اور صدر پاکستان کو مبارکباد پیش کی۔

وارڈ ۳۸ لاہور: پاکستان قومی اتحاد وارڈ ۳۸ لنڈا بازار لاہور کے عہدیداروں صدر شیر محمد خان درانی نائب صدر حاجی معین احمد نظامی نائب صدر دوم محمد اکرم جنرل سیکرٹری شیخ عبد الرحمٰن جوائنٹ سیکرٹری شیخ منیر عالم نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا خیر مقدم کیا ہے۔

گوجر: سیرت کانفرنس میں مولانا قاری محمد حنیف۔ مولانا عبد المجید ندیم مولانا عبد الشکور دین پوری نے آئین شریعت کی حدود کے نفاذ پر صدر پاکستان اور صدر قومی اتحاد کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

کندہ کوٹ: اہل کندہ کوٹ ملک بھر سے اسلامی قوانین کے نفاذ پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور صدر پاکستان قومی اتحاد مولانا مفتی محمود کو مبارکباد پیش کی ہے۔

چناری: سیرت النبیؐ کے جلسہ میں ایک قرارداد اہل چناری نے جنرل ضیاء الحق اور مولانا مفتی محمود کو اسلامی قوانین کے نفاذ پر مبارکباد پیش کی۔

کلور کوٹ: اسلامی نظام کے نفاذ کی خوشی میں یوم تشکر منایا گیا اور صدر مملکت جنرل ضیاء الحق اور مولانا مفتی محمود اور ان کے رفقاء کی سلامتی و استقامت کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

لاڑکانہ: پیر طریقت حضرت مولانا علامہ عبد الکریم قریشی آف بیر شریف نائب امیر جمعیت نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی قوانین کے نفاذ پر مجاہد اسلام مولانا مفتی محمود اور صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کو مبارکباد پیش کی۔ علاوہ ازیں لاڑکانہ شہر کی تمام مساجد میں نماز شکرانہ ادا کی گئی۔

ماموں کانجن: یوم تشکر پورے جوش خروش سے منایا گیا۔ شہداء تحریک کو خراج تحسین پیش کیا گیا اور ایک قرارداد میں کہا گیا کہ یہ عظیم الشان اجتماع نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے سلسلہ میں صدر مملکت اور صدر پاکستان قومی اتحاد کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔

حیدرآباد سائیٹ ایریا: جمعیۃ علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری اور حافظ محمد طاہر اور سائیٹ ایریا کے امیر حاجی نور محمد نے قائد قومی اتحاد اور جنرل ضیاء الحق کو اسلامی نظام نظام کے سلسلے میں ان کی مخلصانہ کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا اور مطالبہ کیا کہ فحاشی بے حیائی۔ خاندانی منصوبہ بندی اور فلموں پر پابندی عائد کی جائے۔

کوئٹہ: سریاب روڈ میں ایک جلسہ میں قاری عبد الحق بلوچ۔ ملک خدائے نور۔ مولانا اللہ بخش۔ حکیم محمد قاسم۔ سکندر صابر۔ عبد الوہاب مولانا محمد امین صاحب نے خطاب کرتے ہوئے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کو خوش آئند قرار دیا اور جنرل ضیاء الحق، حضرت مولانا مفتی صاحب کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور پاکستان اور صدر پاکستان کی درازی عمر کی خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

امان گڑھ نوشہرہ: ایک اجلاس میں مولانا حبیب الحق عبد القادر۔ مولانا عبید اللہ قاری عزیز الرحمٰن۔ حافظ صلاح الدین۔ امین شاہ غلام محمد نے صدر پاکستان کے اعلان شریعت کا خیر مقدم کیا اور مبارک باد پیش کی۔ اور غیر اسلامی رسموں سے قطع تعلقی کا اعلان کیا۔

کہیال ایبٹ آباد: یوم تشکر بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ مولانا شفیق الرحمان۔ عبد الرؤف جدون سردار محمد یعقوب نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر

ضیاء الحق کے حالیہ اسلامی اقدامات کو سراہا اور عوام پر زور دیا کہ وہ اس سلسلے میں بھرپور تعاون کریں۔

بٹگرام: یوم تشکر کے سلسلے میں مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ ہزاروں افراد نے جلسہ میں شرکت کی اس جلسہ سے قاضی محمد سند، مولانا عبدالقدوس۔ مولانا عبیداللہ۔ حاجی ملنگ خان قاری فرید۔ مولانا عبداللہ۔ مولانا عزیزاللہ اور عبدالرحمٰن ذبیشانی نے خطاب کرتے ہوئے ملک میں تیئیس سال بعد اسلامی نظام قائم ہونے پر جنرل ضیاء الحق اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا۔

جڑانوالہ: ڈاکٹر یاسین کلسی اور شیخ محمد دین نے منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم صدر مملکت جنرل ضیاء الحق اور صدر قومی اتحاد مفتی محمود صاحب کو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں جن اقدامات کا اعلان کیا ہے زبردست خیر مقدم کرتے ہیں۔

جہلم: قومی اتحاد جہلم کے صدر چوہدری فضل الٰہی تاجپوری ضلعی امیر مولانا محمد اکرم۔ جنرل سیکرٹری چوہدری محمد انور پاشا۔ سیکرٹری اطلاعات رشید احمد ارشد۔ نائب امیر عبدالرحمٰن قاسمی نے مشترکہ بیان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان پر صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور حضرت مفتی محمود صاحب کو مبارکباد پیش کی اور تحریک کے شہداء کو خراج تحسین پیش کیا۔

کوئٹہ: جمعیۃ علماء اسلام کوئٹہ کے امیر جناب مولانا عبدالواحد نے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی طرف سے اسلامی تعزیرات کے نفاذ کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پاکستانی عوام کی دیرینہ آرزو اور قیام پاکستان کی جانب پہلا قدم ہے انہوں نے کہا کہ ضرورت ہے کہ اس اعلان کو عملی جامہ پہنایا جائے اور دیگر اسلامی قوانین کا نفاذ بھی فوراً کیا جاوے۔ جمعیۃ علماء اسلام کے صوبائی نائب امیر مولانا محمد خان نائب امیر دوم مولانا محمد اکبر جوائنٹ سیکرٹری سید محمد صدیق شاہ فنانس سیکرٹری آغا نصیر الدین خاں۔ ضلع ژوب کے صدر محمد اسحاق خوستی زہری کے صدر میر امان اللہ خان زرکزئی خضدار کے صدر قمر الدین نے صدر جنرل ضیاء الحق کے اعلان ۱۲ ربیع الاول کا خیر مقدم کیا ہے۔ پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے پاکستان میں اسلامی تعزیرات کے نفاذ کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ الحمدللہ پاکستان میں اسلامی تعزیرات کے اعلان سے قومی اتحاد کا ایک مطالبہ پورا ہو چکا ہے اور اس کا تمام تر کریڈٹ شہداء تحریک کو جاتا ہے۔

جھنگ: جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں اعلان نفاذ شریعت کو تاریخ ساز اور زرین کارنامہ سے تعبیر کیا اور وفاقی وزراء صوبائی گورنروں نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق اور صدر قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمود کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر چنیوٹ اور جھنگ کے پانچ ممتاز زعماء نے شمولیت کا اعلان کیا۔

رحیم یار خان: یوم تشکر کے موقع پر ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا غلام ربانی نے کہا کہ قوم کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے انہوں نے کہا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان لادینی طاقتوں کی موت کا پیغام ہے۔ مرزا غلام نبی جانباز قاری حماد اللہ شفیق۔ مولانا احمد سعید لدھیانوی مولانا رشید احمد مولانا شبیر احمد عبدالصبور خان ڈاہر۔ حبیب کالونی میں مولانا غلام رسول۔ جامع مسجد میں قاضی عزیز الرحمٰن صادق آباد میں محمد نواز۔ مولانا عبدالصمد۔ مولانا محمد مشتاق کوٹ سبزل۔ کوٹ سنجر خان سنجر پور۔ بندر عباسیاں ٹھریا چک ۱۹۵ باڑہ۔ بستی مکھن۔ کوٹ پٹھان داعوالہ۔ میرے شاہ۔ بھوٹہ درین۔ شہباز پور۔ خان پور شہر۔ کوٹلہ پٹھان۔ ظاہر پیر۔ بستی مومن۔ ماڑی اللہ بچایا۔ حیٔ سنز۔ شوگر ملز چھٹہ بھٹہ، خانپور نواں کوٹ۔ ٹڈ بھورہ۔ ٹڈ گاغن۔ وارنی شریف کوٹ سمابہ۔ راجن پور کلاں۔ بدلی شریف ٹھل حسن خان زین پور مسن آباد۔ چک ۔۔۔ جگرہ۔ بستی مولو دیاں۔ لانگی۔ دنیا پور۔ لیاقت پور۔ الہ آباد امین آباد۔ پکا لاڈاں۔ خان بیلہ۔ بہار کھا کھی۔ ٹھل حمزہ راجن پور اور ترنڈہ محمد پناہ۔ بستی حبیب آباد میں یوم تشکر منایا گیا۔ اور کامیابی کیلئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

پڈعیدن: حافظ کریم بخش نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسلامی حدود کے نفاذ پر روشنی ڈالی اور حکومت سے دیگر اسلامی قوانین کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ مقامی معززین قاری شبیر محمد چوہدری چراغ محمد۔ محمد طفیل۔ حافظ مسعود احمد شاکر نے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو مبارکباد کا مستحق قرار دیا اور کہا کہ ان کی مساعی جمیلہ سے ملک نے اپنی منزل خود متعین کر لی ہے۔

ڈسکہ: حاجی سلیم الدین نے ایک بیان میں ۱۲ ربیع الاول کو اسلامی نظام کے نفاذ کے اعلان پر جنرل ضیاء الحق اور حضرت مولانا مفتی محمود کو مبارکباد پیش کی اور انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

اعوان پورہ ملتان: اعوان پورہ شاخ ۱۲ کے شہریوں نے مشترکہ بیان میں اسلامی نظام کے اعلان پر صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور صدر قومی اتحاد حضرت مولانا مفتی محمد صاحب اور تمام اہل اسلام کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ شہداء تحریک کا خون رنگ لایا ہے۔

میانوالی: پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ میانوالی کے امیر مولانا محمد رمضان اور ناظم ملک محمد یوسف نے مشترکہ بیان میں اسلامی شریعت کی حدود کے نفاذ پر جنرل ضیاء الحق اور حضرت مولانا مفتی محمود کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ اور اس اعلان کو اسلامی نظام کے سلسلے میں پیش رفت قرار دیا ایک تقریب میں موتی مسجد میں زردہ تقسیم کیا گیا۔

تھانہ چوچک اوکاڑہ: ایک اجلاس میں جو ڈاکٹر اللہ دتہ کی زیر صدارت منعقد ہوا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کو اسلامی نظام کے نفاذ پر خراج تحسین پیش کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کوششوں کا صلہ عطا فرما دیں۔

ٹھٹھی نصرت کرک: جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کے ایک جلسہ میں مولانا شہید احمد اور حافظ ابن امین نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مفتی صاحب اور جنرل ضیاء الحق کو اسلامی نظام کے نفاذ پر مبارکباد پیش کی۔

سمن آباد لاہور: جمعیۃ ضلع لاہور کے سینیئر نائب صدر مولانا مخدوم منظور احمد تونسوی نے جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر قومی اتحاد مولانا مفتی محمود اور صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کو اسلامی نظام کے نفاذ پر مبارکباد پیش کی اور اسلامی نظام کی برکات پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔

طارق مسعود

جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین ۸ مارچ سے صوبہ پنجاب کے تفصیلی تنظیمی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں

۱۳ مارچ کو پورے ملک میں یوم شمس الدین جوش و خروش سے منایا جائے گا

جاوید ابراہیم پراچہ

۲۵ فروری بروز اتوار مرکزی دفتر جمعیت طلباء اسلام پاکستان میں جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے مرکزی قائدین نے بھی شرکت کی۔ یہ اجلاس قائد طلباء میاں محمد عارف کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی۔

میاں محمد عارف، جاوید ابراہیم پراچہ، ندیم اقبال اعوان طارق مسعود، حافظ اطہر عزیز، عبدالرؤف ربانی، ظہیر میر، ملک خلیل احمد اعوان، خضر حیات اور ظفر لیسین بٹ اس اجلاس میں صوبہ پنجاب کے تنظیمی صورتحال کا مفصل جائزہ لیا گیا۔ اور دوسرے اہم فیصلوں کے علاوہ پورے پنجاب کا ہنگامی تنظیمی دورہ آٹھ مارچ سے شروع کئے جانے کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق درج ذیل حضرات درج ذیل جگہوں کا دورہ کریں گے۔

ضلع ساہیوال	۸، ۹ مارچ	طارق مسعود
" وہاڑی	۱۰ "	محمد اعظم چیمہ
" ملتان	۱۱، ۱۲ "	قاری محمد اختر
" مظفر گڑھ	۱۳، ۱۴ "	محمد ظہیر میر
" ڈیرہ غازیخان	۱۵، ۱۶ "	

لاہور ڈویژن

ضلع قصور	۸ مارچ	ملک خلیل احمد اعوان
" شیخوپورہ	۹، ۱۰ "	محمد اکمل قادری
" سیالکوٹ	۱۱، ۱۲ "	حافظ اطہر عزیز
ضلع لاہور	۱۳، ۱۴ مارچ	ظفر لیسین بٹ
" گوجرانوالہ	۱۵، ۱۶ "	

سرگودھا ڈویژن

ضلع میانوالی	۹، ۱۰ مارچ	عبدالرؤف ربانی
" سرگودھا	۱۱، ۱۲ "	خضر حیات
" فیصل آباد	۱۳، ۱۴ "	نوید احمد
" جھنگ	۱۵، ۱۶ "	

راولپنڈی ڈویژن

ضلع گجرات	۸، ۹ مارچ	عبدالخالق ندیم
" جہلم	۱۰، ۱۱ "	شیخ محمد اکبر
" راولپنڈی	۱۲، ۱۳ "	
" اٹک	۱۴، ۱۵ "	

نوٹ :۔ بہاولپور ڈویژن کے دورے کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس دورے میں دفاتر کا معائنہ حساب کتاب کی پڑتال صوبہ کو ماہانہ فنڈز کی ادائیگی لائبریری کا قیام، عزم نو کی اشاعت کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں گی۔

نواں جنڈانوالہ (ضلع میانوالی) انتخاب

سرپرست : مولانا حافظ محمد یوسف
صدر : محمد اسلم، نائب صدر : ولی الدین
ناظم عمومی : محمد یعقوب۔ ناظم : محمد اکرم قریشی
ناظم اطلاعات : حافظ عالم شیر
ناظم مالیات : حافظ احمد نواز

شمولیت

گورنمنٹ ڈگری کالج بھکر کے درج ذیل طلباء نے جمعیت طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر شمولیت کا اعلان کر دیا۔ شمولیت کرنے والوں کے نام درج ذیل ہیں۔ غلام فرید رومان، رانا محمد عمر، چوہدری جاوید اختر، رانا محمد اسلم، رانا غلام مصطفےٰ، رانا خورشید احمد، رانا فرحت یاسین، امتیاز احمد سلطان احمد لودھی، ضلعی صدر راؤ محمد ایوب اور بھکر جمعیت کے صدر رانا غلام سرور نے شمولیت کرنے والے ساتھیوں کا خیر مقدم کیا۔

انتخاب سکھر

سرپرست : مولانا یار محمد
صدر : سردار دان خان نائب صدر : حافظ دین محمد
ناظم عمومی : سید محمد رمضان شاہد ناظم : عبدالمجید
ناظم اطلاعات : حسین احمد ناظم مالیات : محمد قاسم

انتخاب مدرسہ نعمانیہ ۔ ڈیرہ اسماعیل خان

سرپرست : مولوی فیض اللہ خان
صدر : تاج محمد نائب صدر : قاری عبدالستار
ناظم عمومی : عبدالمجید ارشد ناظم : حافظ مختار
ناظم اطلاعات : جمیل الرحمٰن خازن : قاری رحیم

صوبہ سندھ کی شاخیں متوجہ ہوں

(۱) تمام برانچیں ماہانہ رپورٹ کی ایک کاپی صوبہ کو

اور ایک ضلع کو روانہ کریں

(۲) صوبائی مجلس عمومی کے تمام اراکین اپنے ایڈریس فوراً صوبائی دفتر فلور ۳ الفلاح چیمبرز فلک چاڑی حیدر آباد روانہ کریں۔

(۳) صوبائی خازن جلد ہی مقامی اور ضلعی ریکارڈ چیک کرنے کے لیے صوبہ کا تفصیلی دورہ کریں گے۔ تمام برانچیں سابقہ ریکارڈ تیار رکھیں۔

(۴) جمعیت طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی کنونشن کے فیصلے کے مطابق آئندہ پورے صوبے میں کالج یونین کے انتخابات میں بھرپور حصہ لے گی۔ کارکن آج سے تیاری کریں۔

(۵) تمام برانچیں تعلیمی اداروں کے فوری طور پر کھولنے اسلامی نظام تعلیم کے نفاذ قومی تعلیمی کمیشن میں مدارس عربیہ اور پرائمری اساتذہ کو مؤثر نمائندگی دینے کے لیے بیانات جاری کریں۔

منجانب:۔ نور احمد سندھی سیکرٹری اطلاعات جمعیت طلباء اسلام صوبہ سندھ۔

انتخاب: نوابشاہ

صدر: زاہد حسین قریشی نائب صدر: وحید الدین صدیقی
ناظم عمومی: ولی اللہ راجپوت ناظم: جاوید اقبال ارائیں۔
ناظم اطلاعات: مشتاق احمد قریشی ناظم مالیات: غلام مصطفیٰ قریشی

کنوینگ کمیٹی پنجن کسانہ (ضلع جہلم)

جمعیت طلباء اسلام پنجن کسانہ کے کارکنوں کا ایک اجلاس صوبائی نائب صدر شیخ محمد اکبر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک کنوینگ کمیٹی تشکیل دی۔

خان بہادر خان ۔ ایف، جی، ڈگری کالج کھاریاں
شوکت سید کنول ۔ زمیندارہ کالج گجرات
محمد انور مغل " " "
حافظ شبیر احمد عثمانی ۔ جامعہ حنفیہ صدیقیہ پنجن کسانہ
حافظ محمد الیاس " " " "

راجر (ضلع گوجرانوالہ)

جمعیت طلباء اسلام پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات ظفر لیسین بٹ ضلع گوجرانوالہ کے صدر محمد فاروق شیخ اور ضلعی نائب صدر عبدالوحید شہزاد نے راجہ کا تنظیمی دورہ کیا۔ اجلاس کی صدارت مولانا حکیم عالم نے کی اور ایک کنوینگ کمیٹی بنا دی گئی جو کہ ایک ماہ کے اندر رکن سازی مکمل کرا کے انتخاب کرائے گی۔

کنوینیر: محمد ارشاد ۔ گورنمنٹ کمرشل کالج گوجرانوالہ
" : قیصر انور ۔ گورنمنٹ کمرشل کالج گجرات
" : محمد ارشد ۔ گورنمنٹ ہائی سکول راجہ
" : محمد اکرم ۔ " " " "

صوبہ بلوچستان کے صدر کا پیغام

جمعیۃ طلباء اسلام بلوچستان کے نام

جمعیت طلباء اسلام بلوچستان کے صدر عبدالغفور حیدری نے ایک پیغام میں کارکنوں سے کہا ہے کہ ۱۲ مارچ کو یوم شمس الدین شہید منایا جائے۔ اس روز شمس الدین شہید کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں اجتماعات کا اہتمام کریں۔

شمولیت (لاہور)

گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او کالج کے مندرجہ ذیل طلباء نے جمعیۃ طلباء اسلام کے پروگرام سے متاثر ہو کر جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔ نام درج ذیل ہیں۔ محمد احقر فیاض محمد اسلام۔

دو روزہ تربیتی کنونشن

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع قلات کے زیر اہتمام ۱۵۔۱۶ مارچ کو قلات میں منعقد ہوگا۔ جس میں صوبائی صدر عبدالغفور حیدری کے علاوہ ممتاز علماء اور طالب علم راہنما کنونشن کی مختلف نشستوں سے خطاب کریں گے۔ ضلع قلات کے راہنماؤں محمد سلیمان ابڑو، عبداللطیف شاہد، نصیر احمد مینگل و قادر شاہ نے ضلعی کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ تربیتی کنونشن سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔

سرپرست :۔ حضرت مولانا مفتی محمد شریف
صدر :۔ محمد افضل کھرا ہاؤ چک ۲۷ ڈی صوبن، گورنمنٹ ڈگری کالج تیوکی
نائب صدر :۔ محمد یوسف گورنمنٹ ہائی سکول پونیاں
ناظم عمومی :۔ حافظ نظام الدین (جمبر) گورنمنٹ ڈگری کالج پتوکی
ناظم :۔ محمد عارف گورنمنٹ اسلامیہ ڈگری کالج قصور
ناظم اطلاعات :۔ حافظ عبدالرحیم حیدری جامعہ حمیدیہ سرائے مغل
ناظم مالیات : محمد انور ہرگن گورنمنٹ ڈگری کالج پتوکی

عظیم الشان

صوبائی کنونشن

جمعیت طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰۔۱۱ ستمبر کو ایک تاریخ ساز کنونشن منعقد ہوگا۔ جگہ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ تمام کارکن ابھی سے کنونشن کی تیاریاں شروع کر دیں۔

منجانب: حافظ ظفر لیسین بٹ
ناظم اطلاعات جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب

دار العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں۔ ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو اطراف طویل اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ دار العلوم اور مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

کیا یہ ظلم جاری رہے گا

ہم آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے ارباب اقتدار اور قومی اتحاد کے قائدین کی خدمت میں درج ذیل گذارش کر رہے ہیں

ضلع اٹک ایک پسماندہ علاقہ ہے بارانی اور پہاڑی ہونے کی وجہ سے علاقہ کے عوام کی مفلسی و ناداری ایک طبعی امر ہے۔ لیکن علاوہ ازیں علاقہ کے خوانین اور وڈیرے جو ظلم ڈھا رہے ہیں اس کی وجہ سے ان کا جینا دوبھر ہو گیا ہے اور یہ مفاد پرست عنصر وقت کے ہر صاحب اقتدار سے گٹھ جوڑ کر کے علاقہ پر اپنا جابرانہ تسلط برقرار رکھتا ہے۔

ایوب خان مرحوم نے جب زرعی اصلاحات کا اعلان کیا تھا تو بھی انہوں نے یہی چال چلی پھر بھٹو کے سیاہ دور میں جب زرعی اصلاحات) کا ڈھونگ رچایا گیا تو جس طرح پورے ملک کے کسان اور مزارعین مالکان زمین کی ناروا زیادتیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے علاقہ (پنڈی گھیپ) کے یہ لوگ بھی بھٹو کے کھوکھلے نعروں کے فریب میں آ گئے اور ان زمینوں کے بارے جو ۱۹۵۹ء کی اصلاحات میں آچکی تھیں اور بٹائی وغیرہ سے متعلق دعوے دائر کر دیئے چونکہ اس طرح ان نام نہاد اصلاحات کی اصلی غرض و غایت (ان با اثر وڈیروں کو قابو کرنا) پوری ہو گئی تو وہ مقدمات جو تقریباً یہ کسان جیت چکے تھے ایسے کھٹائی میں پڑ گئے کہ لوگ نہ چھوڑ سکتے ہیں اور نہ چلانے کی سکت رہی ہے۔

یعنی نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن والا معاملہ بن گیا ہے۔ اب اگر مالکان زمین سے صلح کرتے ہیں تو وہ پیداوار کی کثیر رقم مانگتے ہیں۔ جب کہ وہ تقریباً چھ سال سے مقدمات لڑ رہے ہیں۔ اور مقدمات بھی ایک نہیں بلکہ بیک وقت تین تین مقدمے تحصیل ضلع اور ہائی کورٹ کی سطح تک۔

اور عجیب بات ہے کہ ادھر ہائی کورٹ میں مقدمہ چل رہا ہے تو اسی مقدمے کے ذیلی دعوے پیداوار اور بیدخلی کے مقدمات ضلع اور تحصیل کی سطح پر چل رہے ہیں۔ چونکہ ضلع اور تحصیل والے ان مالکان حضرات کے احسان مند ہوتے ہیں اس لئے وفاداری کے طور پر غریب لوگوں کو عجیب و غریب اخراجات کے چکروں میں ڈالتے ہیں تاکہ یہ لوگ ذلیل و خوار ہو کر زمینیں چھوڑ دیں اور جب ان کا داؤ لگ جائے تو نقاجی طور پر زمینوں سے بیدخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسکی اگر مثال دی جائے تو زیادہ وضاحت ہو جائے گی مثلاً۔ جب قوم ۱۹۷۷ء میں ظالم حکمران سے چھٹکارے اور نظام مصطفےٰ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہی تھی، ان مطلب پرستوں کو موقع ملا اپنے پروردہ افسروں سے مل ملا کر پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ اپنے مزارعین کے ایک گاؤں پر اس لئے حملہ کیا کہ ان کی زمینوں پر قبضہ کر لیں اور مکانوں کو گرا دیں۔ لیکن لوگوں نے پولیس سے ڈر کر بھاگنے کے بجائے انہیں مار بھگایا۔ اور وہ اپنا منہ لے کر واپس آ گئے اس واقعہ سے ان کی خود غرضی، قوم دشمنی اور انسانی ہمدردی کا بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ جب پی پی پی کا پلہ بھاری تھا تو اس کا طواف کرتے تھے اور ٹکٹوں کی بھیک مانگتے تھے اور جب قومی اتحاد کا پلڑا بھاری دیکھا تو اس کے دامن کو داغدار کرنے کے لئے حلقہ یاراں کا منظر دکھا رہے ہیں۔ شاید ایسی ہی کوئی وجہ ہے۔ کہ اب علاقے کے غریب عوام اور کسانوں کی کھڑی فصلیں اجڑوا کر انہیں زمینوں سے بیدخل کروا رہے ہیں اور اس کا خمیازہ پہلے کی طرح پوری قوم کو بھگتنا پڑے گا جس علاقے کی بات کی جا رہی ہے یہ ضلع اٹک ہے اور وہاں کے دیہات اکثر ان مالکان زمین کے مزارعین ہیں۔ ان ہی مسائل کی وجہ سے ان لوگوں نے بھٹو کا ساتھ بھی دیا تھا اور اسے چھوڑ بھی دیا تھا بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ پاکستانی عوام کی اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے تو بے جا نہ ہوگا کیونکہ باقی علاقوں میں بھی ایسے مسائل الجھے ہوئے ہیں۔

اب اس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے اور مستقل طور پر جس نے بھی حل کیا یہ لوگ اسی کا ساتھ دیں گے

(۱) محمد اعجاز۔۔ اٹک
(۲) عزیز الحق۔۔۔ پنڈی گھیپ
(۳) زمرد خان
(۴) محمد ریاض

منچن آباد کا نام بدلیں

شہر منچن آباد کا نام ایک انگریز کے نام سے ہے جس طرح حکومت نے لائل پور کا نام بدل کر فیصل آباد رکھا ہے اسی طرح منچن آباد کا نام بدل کر رکھا جائے۔

شہر میں ایک بہت بڑا مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ کا بڑا اثر و رسوخ ہے۔ میں وزیر بلدیات گورنر پنجاب لفٹیننٹ جنرل سوار خان اور صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کرتا ہوں کہ منچن آباد کا نام قاسم پور رکھا جائے۔

محمد اقبال طالب منچن آباد

معلمین کو سکیل نمبر ۸ دیں

ہم معلمین دینیات محکمہ جیل خانہ جات آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے محکمہ جیل خانہ جات سے اپیل کرتے ہیں کہ محکمہ تعلیم صوبہ سرحد کے معلمین کی طرح محکمہ جیل کے معلمین کو بھی سکیل نمبر ۸ اور تدریسی الاؤنس دیا جائے۔

مولوی دوست محمد
معلم دینیات محکمہ جیل خانہ جات سنٹرل جیل ہری پور صوبہ سرحد

بدمعاش سے نجات دلائیں

جاڑیاں والا علاقہ رنگ پور میں سنیاسی قوم نے فحاشی کا اڈا کھول رکھا ہے سنیاسیوں کو علاقہ کے زمینداروں کی حمایت حاصل ہے علاوہ ازیں

فیضو نشاہ نامی بدمعاش نے یہاں کے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے۔ لوگوں پر جھوٹے مقدمے قائم کرواتا ہے۔ عزت کے تحفظ کی خاطر کوئی اس کے خلاف گواہی بھی نہیں دیتا اسے پولیس کے افسران بالا کی سرپرستی حاصل ہے۔

ڈپٹی کمشنر ضلع مظفر گڑھ اور مارشل لاء حکام سے التماس ہے کہ فحاشی کا اڈا ختم کیا جائے اور علاقے کے لوگوں کو بدمعاش سے نجات دلائی جاوے

حکیم مولوی ظہور الحق۔ و دیگر مقتدر افراد ڈاکخانہ جاڑیاں والا علاقہ رنگ پور ضلع مظفر گڑھ

ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ سے

مورخہ ۱۴ فروری ۷۹ء کو وفاقی وزیر امور کشمیر و قبائلی علاقہ جات جناب حاجی فقیر محمد صاحب مختصر وقت کے لئے سوہدرہ تشریف لائے تھے ان کی آمد سے ایک روز قبل مقامی انتظامیہ کو سرکاری طور پر اطلاع مل چکی تھی۔ جب کہ ہم نے بھی اے سی صاحب وزیر آباد تحصیلدار صاحب وزیر آباد پٹواری حلقہ سوہدرہ اور سیکرٹری یونین کونسل سوہدرہ کو ۲۴ گھنٹہ قبل اطلاع دے دی تھی اور درخواست کی تھی۔ کہ متعلقہ علاقہ کی صفائی کا مناسب بندوبست کر دیں۔ چنانچہ اے سی صاحب اور پٹواری حلقہ کے اطمینان دلانے پر ہم صفائی کی طرف سے مطمئن ہو گئے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس روز سوہدرہ میں صفائی کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ اور جگہ جگہ پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر انتظامیہ کی غفلت اور بے حسی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

بظاہر صفائی نہ کر سکنے کی کوئی بھی معقول وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

سوہدرہ میں پرائیویٹ جمعدار چھوڑ کر سرکاری اداروں کے جمعدار بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر نہ معلوم وجوہات کی بنا پر انتظامیہ کی طرف سے اتنی بڑی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا گیا۔ کہ ہم سوہدرہ کے شہری اس روز ندامت سے ڈوبے جا رہے تھے۔

اگر انتظامیہ اپنی بے بسی کا ادنیٰ سا بھی اشارہ کر دیتی۔ تو ہمارے لئے صفائی کا بندوبست کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔

جناب والا۔ کیا یہی وہ تعاون ہے کہ جو انتظامیہ اور قومی اتحاد میں ہر سطح پر موجود ہے؟ ہمارے تعاون کا یہ حال کہ حاجی صاحب کے ہمراہ آنے والے سرکاری عملہ کے علاوہ مقامی انتظامیہ میں سے اے سی اور ڈی۔ ایس پی سے لے کر پٹواری حلقہ تک کو حاجی صاحب کے اعزاز میں دی جانے والی خصوصی ضیافت میں شامل کیا گیا۔ جب کہ انتظامیہ کے تعاون کا یہ حال کہ وہ ایک آدھ فرلانگ کا ٹکڑا بھی صاف نہ کر سکے۔ ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ سے گذارش ہے کہ اس معاملہ کا ضرور نوٹس لیں۔ اور ذمہ دار افراد سے باز پرس فرمائیں۔ ہو سکتا ہے۔ اس مسائل کے پیچھے کوئی سازشی ذہن کارفرما ہو۔

حافظ عبد الوحید ایڈووکیٹ
تحصیل وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ